رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۳۱

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث کٹڑہ بھائی امرتسر

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عشہ
رؤساء و جاگیرداروں سے ؍ ؍
عام خریداروں سے ؍ ۵ ؍
؍ ؍ ششماہی ۳ ؍
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ ؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

(۹۱) امرتسر ۱۳۔ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۲۔ جون ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (نعت شریف) - - - - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص ۲
نماز سید المرسلین بجواب صلوٰۃ المرسلین - ص ۳
دوسرا خرہ جال قادیان میں (قادیانی مشن) ص ۵
نبوت مرزا غلط ہے - - - - - ص ۵
منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانیوالے ہم بھی ہیں۔ ص ۶
مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ - - - ص ۶
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم - - - ص ۷
اہل حدیث کانفرنس کا استحکام - - ص ۷
کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین - - ص ۸
[illegible] عمر بن عبدالعزیز
[illegible] تمارے - ص ۱۱
[illegible] اشتہارات - - [illegible]

نعت شریف

(از جناب ابو الحافق محمد نجیب اللہ صاحب نشتر (نوری گورکھپوری)

رہوں یارب جہاں میں حشر تک شیدا محمد کا
قیامت میں اٹھوں پڑھتا ہوا کلمہ محمد کا

ہوئی کافور ظلمت کفر کی اس بزم دنیا سے
ہوا جس وقت نور افشاں رخ زیبا محمد کا

نظر غیروں پہ کب اسکی پڑے بزم حسیناں میں
نظر اک بار جس کو آگیا جلوہ محمد کا

رسالت کی ہوئی تکمیل اس ذات مقدس سے
ہے قرآں اس پہ شاہد بڑھ گیا رتبہ محمد کا

جہان کفر میں اک اضطرابی ہو گئی پیدا
پئے تبلیغ ایماں جب بجا ڈنکا محمد کا

وہ دل پھر دل نہیں جس میں نہ ہو الفت محمد کی
وہ سر بیکار ہے جس میں نہ ہو سودا محمد کا

دیار قلب کی روشن شب دیجور ہو جائے
تصور میں جو آجائے رخ زیبا محمد کا

اگر خواہش تری ہے تجھ سے ہو مولا ترا راضی
پکڑ لے صدق دل سے اسوۂ حسنیٰ محمد کا

بنالے اپنا دستور العمل قرآن و سنت کو
چلا جا بید ھڑک جنت میں ہے وعدہ محمد کا

شفاعت چاہتا ہے نشتر گر نعت محمد کی
تو ہو جا جان و دل سے عاشق و شیدا محمد کا

انتخاب الاخبار

(۲۹- مئی ۱۹۳۹ء)

——— امرتسر کی موسمی حالت آج کل عجیب قسم کی ہے۔ دن بھر لو چلتی رہتی ہے اور رات کو پچھلے پہر خاصی خنکی ہو جاتی ہے۔

——— مسلمانان امرتسر کی طرف سے مشترکہ طور پر کئی ایک جلسے ہو چکے ہیں کہ چونکہ شہر میں مسلمانوں کی آبادی نصف سے زیادہ ہے اس لئے بلدیہ کی ملازمتوں میں بجائے چالیس فیصدی کے انچاس فیصدی حقوق دیئے جائیں۔ اس سلسلہ میں ایک وفد صاحب ضلع سے ملا۔ مگر انہوں نے جواب دیا کہ تمام اقوام آپس میں مناسب سمجھوتہ کرلیں۔ ——— پست اقوام کے نمائندہ مسٹر سندر داس میونسپل کمشنر نے بھی میونسپل کمیٹی امرتسر کو نوٹس دیا ہے کہ ملازمین بلدیہ میں پست اقوام کو بیس فیصدی حقوق دیئے جائیں۔

——— حکومت پنجاب نے ڈسٹرکٹ بورڈ امرتسر کی سفارش منظور کر لی ہے کہ خاکروبوں کے مندرجہ ذیل مطالبات منظور کر لئے جائیں :- (۱) ملازمت مستقل (۲) پراویڈنٹ فنڈ۔ (۳) سال میں ایک ماہ کی رخصت با تنخواہ۔

——— گذشتہ ہفتہ جس ڈاکو نے امرتسر کے ایک ہوٹل میں ایک ہندو نابالغ لڑکے کو قتل کیا تھا۔ وہ لاہور میں گرفتار ہو گیا ہے۔ وہ قبل ازیں اس قسم کی پہلے بھی کئی وارداتوں کا مرتکب ہو چکا ہے۔

——— لاہور۔ خاکروبوں کے مطالبات منظور ہو جانے پر انہوں نے دو روز کے بعد ہڑتال ترک کردی

——— ایڈمنسٹریٹر لاہور نے بلدیہ لاہور کے میونسپل استادوں میں سے ۲۴۰ کو نوٹس دیا ہے کہ وہ اپنی موجودہ تنخواہوں میں تخفیف منظور کریں۔ ورنہ سبکدوش ہو جائیں۔ اس سلسلہ میں استادوں کی طرف سے گفت و شنید ہو رہی ہے۔

——— حیدرآباد شورش کے پہلے رہبر مہاشہ کرشن مالک اخبار پرتاپ ۲۸ مئی کو حیدرآباد ستیہ گرہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ غالباً ۸ جون ستیہ گرہ کریں گے۔

——— لاہور میں کسانوں کے خلاف قانون مظاہرے کرنے کی میعاد ختم ہو گئی تھی۔ حکومت نے مزید توسیع کر دی ہے۔ کسانوں کی جماعتیں بھی خلاف ورزی کرنے بدستور آ رہی ہیں۔

——— لاہور خبر ملی ہے کہ سید حبیب صاحب و ایڈیٹر اخبار "منشور" افغانستان کے خلاف ایک مضمون شائع کرنے کے الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔

تفسیر بالرائے

اس کتاب کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی کیونکہ اُردو میں کئی ایک ایسی تفسیریں شائع ہوئی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں مثلاً "بیان للناس" امرتسری۔ "بیان القرآن" لاہوری، چکڑالوی، مرزائی، شیعہ، ترجمہ قرآن بریلوی وغیرہ۔ ان سب تفسیروں اور تراجم کی اغلاط ظاہر کر کے اصلاح کی گئی ہے۔ اسلئے کتاب ہذا قابل دید و شنید ہے۔ قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۲/ ۱۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

۲۹ جون سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ ۳۰ - جون کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ناظرین کرام مطلع رہیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

——— حکومت پنجاب نے صوبہ کی تمام اخباروں کو متنبہ کر دیا ہے کہ حیدرآباد کے خلاف خبریں اور مضامین شائع کرنے سے پرہیز کیا جاوے۔

——— حکومت پنجاب نے حصار کے قحط زدگان کی امداد کے لئے مزید پانچ لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ حکومت یوپی نے بھی اس غرض کیلئے دس ہزار روپیہ بھیجا ہے۔

——— شملہ میں ہندوستان کے تمام صوبائی وزراء اعظم کی کانفرنس ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اسمیں فرقہ پرست اخبارات پر ضبط رکھنے کے لئے کوئی اہم فیصلہ کیا گیا ہے

——— شیعوں کی طرف سے لکھنو میں تبرا بازی شروع ہے۔ شیعہ سنی مفاہمت کرانے کے لئے طرفین کے معززین غور کر رہے ہیں۔

——— حکومت برطانیہ نے مولانا حسرت موہانی کو جو آجکل انگلستان میں ہیں روس جانے کی اجازت دیدی ہے۔ مولانا دیگر اسلامی ممالک کی سیر کرتے ہوئے ہندوستان واپس آئینگے۔

——— حکومت مصر نے زہریلی گیس سے بچنے کیلئے ایک سو بیس تہ خانے ۳۲ مقامات پر بنانے منظور کئے ہیں۔ جن میں سے دس تیار ہو چکے ہیں۔

——— کراچی کی ایک سولہ سالہ ہندو لڑکی موہنی نے اپنی خوشی سے وزیر اعظم ریاست خیرپور کے صاحبزادہ محمد عالم سے شادی کر لی تھی۔ مگر ہندوؤں نے شورش کر کے محمد عالم کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔ جوڈیشنل کمشنر سندھ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ لڑکی نابالغ ہے اس لئے وہ بالغ ہونے تک ہندوؤں کے پاس رہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ مئی کو وہ دوبارہ ہندو ہو گئی ہے

حاجی سرفراز علی صاحب بمبئی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۱ - مارچ کو مغل لائن کا اسلامی جہاز ۹ ۳۳ حاجی لیکر بمبئی پہنچا۔ مسافروں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جدہ سے بمبئی ۱۳ دن میں پہنچا۔ دیگر واقعات کے علاوہ ایک دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ایک حاجی صاحب نے بندرگاہ پر اترتے ہی ایک توسٹ جو کہ کرم خوردہ تھا دکھلایا اور فرمایا کہ حاجیوں کو صبح کی چائے کے ساتھ یہی توسٹ دیا جاتا ہے۔ مجھے سخت افسوس ہوا کہ توسٹ صرف کرم خوردہ ہی نہیں بلکہ کیڑوں نے توسٹ کو اچھا خاصہ اپنا گھر بنا لیا تھا۔ اور ان حاجی صاحب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاز ہی پر اس نے کپتان سے اسکی رپورٹ کر دی تھی اور کپتان نے اس توسٹ کی کیفیت کو اپنی ڈائری میں درج کر لیا ہے اور اب مذکورہ حاجی صاحب یہ کرم خوردہ توسٹ ...

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳۔ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

نماز سید المرسلین

بجواب

رسالہ "صلوٰۃ المرسلین"

(۵)

اس سلسلہ مضمون کے چار نمبر درج ہو چکے ہیں۔ آج پانچواں درج کیا جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالہ پر اس لئے توجہ کی ہے کہ جس طرح منکرین اسلام (عیسائی، آریہ وغیرہ) قرآن مجید کی تکذیب میں سرگرم ہیں۔ اسی طرح منکرین حدیث بھی حدیث شریف کی تردید میں کوشاں رہتے ہیں۔ جس طرح مسلم اہل حدیث ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم منکرین قرآن کو جواب دیں اسی طرح ہمارا فرض ہے کہ ہم منکرین حدیث کی بھی تسلی کریں۔ اخبار "اہلحدیث" اپنے نام کی حیثیت سے ان دونو ذمہ داریوں کو بخوبی محسوس کرتا ہے اور خدا کے فضل سے ابتدا ہی سے نباہتا آیا ہے اور آئندہ بھی نباہتا رہیگا۔ انشاء اللہ!

رسالہ زیر جواب کے مصنف (منکر حدیث) نے خلاف قاعدۂ علم مناظرہ اثبات دعویٰ پر جرح علی الخصم کو مقدم کر دیا ہے مگر وہ اس میں معذور ہے۔ کیونکہ وہ ان علوم اور قواعد کی پابندی ضروری نہیں جانتے اور شاید جانتے بھی نہیں۔ ورنہ حق یہ تھا کہ مصنف پہلے اپنا دعویٰ (ثبوت صلوٰۃ المرسلین) قرآن مجید کے کھلے الفاظ سے ثابت کرتا۔ پھر قائلین حدیث پر جس طرح چاہتا جرح کرتا۔ لیکن یہاں تو صورت حال ہی کچھ اور ہے۔ جو اس شعر میں مذکور ہے ؎

بنے کیونکر کہ ہے سب کار اُلٹا
ہم اُلٹے بات اُلٹی یار اُلٹا

مصنف کی جرح کے جواب سے ہم فارغ ہو چکے ہیں آج اس کے اثبات دعویٰ پر غور کرتے ہیں۔

"(نوٹ) اگر اشاعت فنڈ میں گنجائش ہوئی تو یہ رسالہ اس فنڈ سے چھاپ کر مفت تقسیم کیا جائیگا اصحاب کرم اشاعت فنڈ پر توجہ کریں تاکہ توحید و سنت کی اشاعت ہو سکے"

مصنف مذکور نے اپنی نماز کے اثبات میں جتنی محنت کی ہے اتنی محنت مجنوں نے لیلیٰ عامریہ کے وصال میں بھی نہ کی ہوگی۔ اس محنت اور تلاش میں مصنف اکیلے نہیں ہیں بلکہ اس سے پہلے مولوی عبد اللہ چکڑالوی، مولوی حشمت علی مقیم دہلی، مولوی محمد رمضان ساکن گوجرانوالہ وغیرہ مدعیان کفایت قرآن عمر بھر اس دشت بیاباں میں سرگرداں رہے مگر لیلیٰ عامریہ کو نہ مل سکے۔ آخر کار ان کو یہ شعر سننا پڑا ؎

کل یدعی وصلا للیلیٰ
ولیلیٰ لا تقر لھم بذاکا

حقیقت یہ ہے کہ یہ راستہ نہ صرف دشوار گزار بلکہ خاردار بھی ہے۔ مصنف کتاب نے جو محنت کی ہے وہ قابل داد ہے۔ مگر ان کی ناکامی پر افسوس ہے۔ ناظرین ان کا مضمون ان کے اصل الفاظ میں ملاحظہ فرماتے جائیں لکھتے ہیں :-

"صلوٰۃ قرآنی کے سمجھانے سے پہلے ہمیں یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام صرف حضرت محمد رسول اللہ سلام علیہ سے ہی شروع نہیں ہوا بلکہ اسلام یعنی خدا کی فرمانبرداری کا دین تمام انبیاء سلام علیہ کا دین تھا جو کہ ابتدا سے چلا آتا ہے × × جملہ نبیوں کا ایک ہی دین اسلام تھا جو بذریعہ وحی اُن کو مرحمت فرمایا گیا۔ اور یہ کہ وحی جو کل نبیوں کو دی گئی اُس میں کسی قسم کا دینی فرق نہ تھا × × × × یہ بالکل صحیح ہے کہ صلوٰۃ بھی سب کی ایک تھی۔ پس اگر ہم قرآن مجید کے اندر سے کسی ایک نبی کا قول یا فعل یا حکم غلطی اور سہو سے پاک منشاء ایزدی کے مطابق پیش کریں تو وہی کل نبیوں کا دین یعنی اسلام ماننا پڑیگا اور اس کا انکار قرآن مجید کا انکار ہوگا۔"

(صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۲۹ و صفحہ ۳۰)

ناظرین کرام! یہ اقتباس ہمیں کسی طرح مضر نہیں۔ بلکہ ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ آگے چل کر آپ لکھتے ہیں ؎

"لغت کی کتاب لسان العرب میں صلوٰۃ کے معنے قیام، رکوع، سجود، دعا، تسبیح کا مجموعہ تحریر ہیں اور ایسی ہی صلوٰۃ قرآن حکیم سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔" (صلوٰۃ المرسلین صفحہ ۳۲)

اہلحدیث مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ قرآن شریف میں انبیاء کی جو نمازیں مذکور ہیں وہی اسلامی نماز ہے

ؔ ہر ایک وصل لیلیٰ کا دعویٰ کرتا ہے اور لیلیٰ کا معاملہ کسی سے نہیں ہے۔

[illegible] (۵۹۳) [illegible]

[illegible] بحوالہ لسان العرب (کتاب لغت) کا حوالہ دیا ہے جس میں قیام رکوع سجود اور تسبیح کے مجموعے کا نام صلوٰۃ لکھا ہے۔ مگر اس پر غور نہیں کیا کہ یہ اصطلاح جدید منقول شرعی ہے حقیقت لغویہ نہیں ہے۔ ورنہ مصنف صاحب مندرجہ ذیل آیات میں بتائیں کہ ان میں صلوٰۃ کے چار اجزا (قیام، رکوع، سجود اور قعدہ) پائے جاتے ہیں یا نہیں؟

(۱) كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ (پ ۱۸ - ع ۱۲)
(ہر ایک جانور کو اپنی صلوٰۃ اور تسبیح معلوم ہے)

کیا ان جانوروں کی صلوٰۃ میں بھی قیام، رکوع، سجود وغیرہ داخل ہیں۔ ذرہ انصاف سے جواب دینا۔

(۲) مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۔ (مشرکوں کی صلوٰۃ بیت اللہ کے پاس سیٹیاں بجانا اور تالیاں مارنا ہے)

کیا یہ دو اجزا بھی آپ کے نزدیک صلوٰۃ میں داخل ہیں؟

بایں ہمہ یہ اقتباس ہمیں مضر نہیں ہے۔

اس سے آگے چل کر سب سے پہلے آپ نے تعداد رکعات کا بیان کیا ہے۔ یہ بھی قانون تصنیف کے خلاف ہے۔ سب سے پہلے تکبیر کا ذکر کرنا چاہئے تھا جس کو آپ نے مؤخر کر دیا ہے۔ "تعداد رکعات" کے عنوان کے ذیل میں آپ نے صلوٰۃ خوف کی آیات نقل کی ہیں جو پارہ ۵، رکوع ۱۱ میں مذکور ہیں۔ جن میں یہ ذکر ہے کہ جب تم جنگ میں مصروف ہو تو نصف فوج نماز کے واسطے امام کے ساتھ کھڑی ہو اور دوسری نصف دشمن کے مقابل سینہ سپر رہے۔ جب پہلی جماعت سجدہ کر چکے تو وہ جنگ میں مشغول ہو جائے اور دوسری جماعت نماز کے لئے آجائے۔ ان آیات سے آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ

بحالت خوف حملہ دشمن نمازی مؤمنین اپنی پوری صلوٰۃ میں سے ایک حصہ قصر یعنی کم کر سکتے ہیں ×× صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ قصر کی پوری صلوٰۃ ایک رکعت کے مقابل پوری صلوٰۃ دو رکعت بالکل صحیح ہے ×××× اور یہ کہ ہر رکعت میں صرف ایک ہی سجدہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ لفظ سجدوا واحد ہے تثنیہ یا جمع نہیں ہے نیز دو یا تین سجدوں کا حکم قرآن بھر میں نہیں دیا گیا۔

(رسالہ مذکور صفحہ ۳۴/۳۸)

نقض اجمالی بحیثیت سائل ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کی دلیل پر ہر قسم کا سوال کریں۔ پس سنئے۔

صلوٰۃ خوف کے متعلق یہ بھی آیا ہے:۔

فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا (پ ۲ - ع ۱۵)
(اگر تم کو خوف شدید ہو تو پیادہ یا سوار نماز پڑھ لیا کرو)

بتائیے اس حالت میں قیام، رکوع اور سجود کیسے ہوگا تو کیا اس پر قیاس کر کے حالت امن میں بھی ہم رکوع سجود کو حذف کر دیا کریں۔

سنئے! ہمارے نزدیک نماز بلحاظ حالات مختلفہ چار قسم ہے۔ (۱) نماز حضر۔ (۲) نماز سفر۔ (۳) نماز خوف۔ (۴) نماز مرض۔

قسم اول میں قصر کا کوئی بھی قائل نہیں۔ البتہ دوسری تیسری میں ہم قائل ہیں۔ مگر قصر کے معنی جو آپ نے کئے ہیں ہم ان کو صحیح نہیں جانتے۔ نیز ہم صلوٰۃ سفر اور صلوٰۃ خوف کو دو نمازیں الگ الگ سمجھتے ہیں اور دونوں میں قصر جائز جانتے ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ نماز سفر میں چار کی جگہ دو رکعتیں ہیں اور نماز خوف میں ایک رکعت۔ مزید خوف میں جو ہو سکے۔ قصر کا لفظ ان سب صورتوں کو شامل ہے۔ کیونکہ اس کا معنی کسی خاص حد تک محدود نہیں ہے۔ قصیدہ بانت سعاد کا شاعر اپنی محبوبہ کے حق میں کہتا ہے۔ ع

لا یشتکی قصر منها ولا طول
(نہ اس کے قصر قد کی شکایت ہے نہ طول کی)

چار میں سے ایک رکعت ہو یہ بھی قصر ہے۔ دو کم ہوں یہ بھی قصر ہے۔ لفظ قصر کا سب کو شامل ہے۔ جیسے سو روپے کی قدر یا تخفیف کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ آٹھ آنے فی روپیہ دیکر صلح ہو جائے یا چار آنے فی روپیہ ادا کر کے ہر دو صورتوں میں قصر متحقق ہو سکتا ہے۔ آپ نے جو صورت قصر کی پیش کی ہے یہ ہمیں بھی مسلم ہے۔ مگر یہ بوقت خوف دشمن ادنیٰ درجے کا قصر ہے۔ انتہائی خوف میں قیام، رکوع اور سجود بھی ساقط ہو جاتے ہیں۔ جس کا ثبوت ہم دے چکے ہیں۔

نماز [illegible] صلوٰۃ مریض ہے۔ اس میں بھی ایک لحاظ سے قصر ہے یعنی اس میں تخفیف اجزا ہے مثلاً جو کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتا تو بیٹھ کر پڑھ لے رکوع سجود پر بھی قدرت نہیں تو صرف اشارہ سے پڑھ سکتا ہے۔ اس کا ثبوت بھی قرآن مجید ہی سے سنئے! ارشاد ہے:۔

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (پ ۳ ع ۸)
(خدا کسی انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا)

ہم نے قصر نماز کی جو صورتیں پیش کی ہیں یہ نماز کی مختلف اصناف کی ہیں جو آپ کی پیش کردہ صورت قصر سے بالکل مختلف ہیں۔ ان سب کا ذکر نص قرآنی میں نہیں ہے۔

اب ہمارے ذمے یہ بتانا رہ گیا کہ مختلف اوقات میں چار تین اور دو رکعتیں ہم کیوں پڑھتے ہیں۔ اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ ہم اسوہ حسنہ رسولیہ کے اتباع میں پڑھتے ہیں۔ جس کی بابت خدا نے ہمیں یوں ہدایت فرمائی ہے کہ:۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۔ رسول اللہ کے طریق عمل میں تمہارے لئے نیک نمونہ ہے۔

اس لئے ہم اپنی رائے سے کسی فعل کو مقرر کرنا جس طرح اہل قرآن کرتے ہیں اور کر کے پھر جاتے ہیں۔ اچھا نہیں سمجھتے۔ بلکہ النبی معلم قرآن کی تعلیم کے ماتحت عمل کرتے ہیں۔ ہاں اس کا ثبوت قرآن مجید سے نصاً یا اشارۃً دلالۃً یا اقتضاءً مل جائے تو ہمیں مزید اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر حکم کی تعمیل ہم اس پر موقوف نہیں رکھتے۔ بس یہ ہے ہمارے اور آپ کے اختلافات کا مرکز یا بنیادی پتھر۔ اسی لئے ہم ہر رکعت میں سجدے بھی دو کرتے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں دو لفظ آئے ہیں وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۔ سجدہ کر اور قرب خداوندی

حاصل کر۔ خدائی معلم اول کے فعل سے ہم یہ سمجھے ہیں کہ اس حکم سے مراد دو سجدے ہیں اور ہمارا ایسا سمجھنا بالکل صحیح ہے۔ کیونکہ ہمارے معلم اول کے حق میں ارشاد خداوندی یُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وارد ہوا ہے۔ یعنی آپ اپنے اتباع کو قرآنی احکام کی تعمیل کا طریقہ سکھاتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ آپ اس حصہ کلام میں مدعی ہیں آپ کا دعویٰ ہے کہ فرض نماز کی صرف دو رکعتیں ہیں اس کا ثبوت آپ نے صلوٰۃ خوف سے دیا۔ اس پر ہماری طرف سے مندرجہ ذیل اعتراضات وارد ہوتے ہیں۔ جن کا جواب دینا آپ کا فرض ہے:۔

(۱) کیا سفر طویل میں آپ قصر صلوٰۃ کے قائل ہیں یا نہیں؟ اگر قائل ہیں تو اس کا اندازہ کیا ہے۔ اگر صلوٰۃ خوف جتنا ہے تو نماز خوف میں مزیت کیا ہوئی؟

(۲) صلوٰۃ خوف میں قیام رکوع وغیرہ بھی قصر میں داخل ہیں یا نہیں؟

(۳) صلوٰۃ مریض کی بابت آپ کا کیا عقیدہ ہے۔ جو قیام اور رکوع سجود نہیں کر سکتا کیا وہ ان ارکان کو چھوڑ دے یا نماز ہی نہ پڑھے۔

(باقی باقی)

قادیانی مشن

دوسرا خر دجال قادیان میں

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے بتصریح تام لکھا ہوا ہے کہ انگریز دجال ہیں، اور ریل گاڑی اس دجال کا گدھا ہے اور قادیان مدینۃ المسیح ہے۔ یہ خر دجال ایک مرتبہ پہلے اس روز داخل قادیان ہوا تھا جب خلیفہ قادیان مع سٹاف امرتسر جنکشن پر اس کے استقبال کے لئے آئے تھے اور اس کم بخت خر دجال کے انجن کو پھولوں کے ہار پہنا کر اچھا خاصہ دلہا بنا کر قادیان میں لے گئے تھے۔ اس وقت بھی ہم نے لکھا تھا کہ یہ کیا تعبیر ہے کہ خر دجال کی اتنی عزت کی جاتی ہے کہ کبھی دلہا کی بھی نہ ہو۔

اب دوسرا خر دجال قادیان میں ڈیزل کار کی صورت میں آیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ پنجاب ریلوے نے ایک کار چلائی ہے۔ جس کا نام ڈیزل کار ہے۔ یہ کسی جرمن صناع کی ایجاد ہے۔ اس کا انجن بھی ریلوے سے مختلف ہے۔ یہ ڈیزل کار جب سب سے پہلے قادیان میں گئی تو اس کے پہنچنے پر قادیانی اخباروں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ بلکہ حضرت مرزا صاحب کے پرانے ہی کھاتے سے ایک پیشگوئی بھی نکال ماری۔ ہم اس سے ان کو منع نہیں کر سکتے۔ مگر اتنا تو ان کو خیال رکھنا چاہیئے کہ بقول مرزا صاحب اگر ریل خر دجال ہے تو ڈیزل کار کیا ہوئی؟ ہمیں افسوس ہے کہ یہ کم بخت خر دجال ایسا جری ہوگیا کہ مدینۃ المسیح میں پہنچنے سے بھی نہیں رکتا۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اس کا پیٹ آگ سے بھرے
اور یہ آگ میں جلے؎

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

نبوت مرزا غلط ہے

کیونکہ

ان کی اولاد ان کی وارث ہوئی ہے

مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کا مسئلہ ایسا صاف ہے کہ جیسے دو دونے چار۔ در و دیوار سے آواز آتی ہے کہ قادیانی نبوت خود ساختہ ہے لا صانع تحتہا علمائے اسلام اس کے ابطال میں بہت سے دلائل دے چکے ہیں مگر بڑی دلیل وہ ہے جو قادیانی خاندان عملی طور پر خود پیش کرتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب متوفی کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوا۔ حالانکہ حدیث صحیح بروائت بخاری موجود ہے:۔

نحن معاشر الانبیاء لا نورث
ما ترکنا صدقة

(ہم انبیاء کی جماعت میں ہم کسی کو ترکے کا وارث نہیں چھوڑا کرتے۔ ہم جو مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔)

یہ روائت قادیانی جماعت کو بھی مسلم ہے۔ کسی معترض کی طرف سے اس روائت کی بنا پر اعتراض ہوا کہ مرزا صاحب اگر نبی تھے تو ان کا ترکہ کیوں تقسیم ہوا۔ اس کے جواب میں اخبار "الفضل" ۲۔ مئی سن رواں میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں اس حدیث کو تسلیم کر کے جواب دیا گیا ہے کہ یہ حکم کہ انبیاء کے وارث نہیں ہوتے یہ مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔

اللہ! کس قدر دلیری اور جرأت ہے کہ اپنے مکذوبہ عقیدہ کو صحیح رکھنے کے لئے حدیث نبوی پر تصرف کیا جاتا ہے۔ لیکن ان لوگوں سے یہ تعجب نہیں یہ تو یہاں تک دلیر واقع ہوئے ہیں کہ دمشق کے معنی قادیان کر لیتے ہیں۔ خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے ہیں جس پر اہل ذوق کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے؎

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسیٰ بہ پسر خود ہے
بصد منت بصد خواہش کرایہ دیکے چڑھتا ہے

اس لئے ان لوگوں کا کسی حدیث کی تاویل بلکہ تحریف کر دینا کوئی عجب امر نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جو ان کو ان کے نبی نے خود سکھایا ہے۔ کوئی پوچھے کہ حدیث میں الفاظ تو معاشر الانبیاء آئے ہیں۔ جس کے معنی انبیاء کی جماعت کے ہیں اور لا نورث بھی جمع کا صیغہ ہے

ahmadimuslim.de

پھر اس کو مخصوص بہ ذات محمدیہ کیسے کر سکتے ہو۔ کوئی دلیل مثبت اس دعویٰ پر آپ نے نہیں دی۔ پھر لطف یہ ہے کہ کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ

محققین اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مختص سمجھتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں تصریح موجود ہے۔

ہمیں نہ تو بخاری شریف میں کوئی ایسا لفظ ملا اور نہ ہم ان محققین کی حقیقت سے واقف ہوئے کہ محققین تحقیق سے مشتق ہیں یا حقے سے۔

آگے چل کر لکھا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ جمہور سنی صاحبان کا عقیدہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔

کیوں؟ اس لئے کہ ظاہر الفاظ حدیث کے اہلسنت کی طرف ہیں یا کچھ اور۔ حق یہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے ابطال میں یہ حدیث اصرح دلیل ہے۔

ہاں اس کا جواب اہل قادیان ہم سے پوچھیں تو ہم بتا سکتے ہیں جو ان کے اصول پر مبنی ہوگا۔ لیکن اس جواب بنانے کے لئے فریق ثانی کی درخواست مع نذرانہ بغرض مٹھائی آنا ضروری ہے۔ ایسا جواب دینگے کہ کارآمد ہو۔ ایسا کارآمد ہو کہ قادیانی جماعت بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور ان کے مخالف بھی فائدے سے خالی نہ رہیں۔

کیا اہل قادیان ہم سے جواب سیکھیں گے؟ دیدہ باید!

قادیانی ممبرو! کب تک بت پرستی لوگوں کو سکھاؤ گے آؤ۔ سیدھے چلو۔ دنیا کو ایسا غافل مت سمجھو۔ خاصکر "اہلحدیث" کی زندگی میں تم اگر ایسا سمجھو تو بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ اہلحدیث قادیانی دوستوں کو مخاطب کر کے ڈنکے کی چوٹ سے کہتا رہتا ہے ؎

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانیوالے

ہم بھی ہیں

اخبار الفضل میں تجویز شائع کی گئی ہے کہ منارۃ المسیح (قادیان) پر بعض خاص اصحاب کے نام کندہ کرائے جائیں اور ان سے کچھ رقم وصول کی جائے

ہم بھی اپنا نام کندہ کرانے کی درخواست کرتے ہیں مگر نام ہمارا اس طرح لکھا جائے:۔

ابوالوفاء ثناء اللہ۔ جن کے حق میں مرزا صاحب نے اپنے سے پہلے مرنے کی پیشگوئی کی تھی۔

اس کے لئے پانچ روپے فیس بھی ہم پیش کرینگے۔ کیوں؟

؎ ثناخوانوں کو تیرے رُخ پر گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا ذکر بھی ہوتا ترا چرچا جہاں ہوتا

مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ

اخبار الفضل ۲۱۔ مئی میں لکھا ہے کہ

"مسلمانوں کے غلط عقائد کی وجہ سے (جن میں ایک عقیدہ حیات مسیح کا بھی ہے) دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کا غلبہ ہوگیا اور بہت سے مسلمان مرتد ہوگئے وغیرہ"

جواب ہم نہیں کہہ سکتے کہ قادیانی لوگ اپنے ہیرو کی تصنیفات سے بے خبر ہو گئے ہیں یا سرکار نے ان سے چھین لی ہیں۔ دوسری شق ہے تو ہم ازراہ ہمدردی ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب کی تصانیف دفتر "اہلحدیث" میں آکر دیکھ لیا کریں۔

مرزا صاحب کی (بزعم جماعت مرزائیہ) لاجواب اور بے نظیر کتاب "براہین احمدیہ" ہے۔ جس نے بقول ان کے کفر کے حملے کو نہ صرف روکا بلکہ حملہ آوروں کو فنا کردیا (خواب میں)

ایسی بے نظیر اور بے مثال کتاب میں حیات مسیح کا عقیدہ درج ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹۸ صفحہ ۴۹۹۔

بلکہ بعد ادعائے مسیحیت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات کا بھی آپ نے دعویٰ کیا تھا جس کی تردید انہوں نے انتقال تک نہیں فرمائی۔ اس (حیات موسیٰ) کا حوالہ ہم نہیں دیتے بلکہ مرزائیہ جماعت کی طرف سے اس کے مطالبے کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر ایسا عقیدہ جو مرزا صاحب کی مہدویت اور مجددیت کے خلاف نہ ہو وہ مسلمانوں کو مرتد کیسے بنا سکتا ہے۔ اور اگر کہیں (جیسا کہ مرزا صاحب نے خود کہا ہے کہ یہ عقیدہ میری سادگی پر مبنی ہے) مرزا صاحب نے اس سے رجوع کر لیا ہوا تھا۔ بے شک حیات مسیح سے رجوع کر لیا تھا۔ لیکن جس وقت یہ عقیدہ براہین میں ظاہر کیا تھا اس وقت بھی تو آپ ملہم اور مجدد تھے۔

ہماری غرض اس سے صرف یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ کفر شرک اور موجب ارتداد ہوتا تو اس وقت بھی ہوتا جب اس وقت نہیں تھا تو پھر اب کیوں ہوا۔ کفر شرک ہر حال میں برا ہے۔ یہ نہیں ہے کہ ایک وقت تو وہ مجدد میں پایا جائے اور پھر وہی موجب ارتداد ہو۔

علاوہ اسکے حیات مسیح سے رجوع کیا تو حیات موسیٰ کا اظہار کیا۔ بات ایک ہی ہے۔

ناظرین کے لئے یہ ایک نئی بات ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی جو وفات مسیح پر ایسے تلے ہوئے تھے کہ کوئی بھی مضمون لکھیں اس میں وفات مسیح کا ذکر لے آتے تھے وہ حضرت موسیٰ کی حیات کے کیسے قائل ہوگئے۔ لیکن یہ بات حیرانی کی نہیں ہے بلکہ تصرف قدرت ہے۔ اور اس کا لطف اس وقت آئیگا جب اس شعر کا صدق ظاہر ہوگا ؎

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

فتح ربانی۔ مسئلہ حیات مسیح پر ایک مباحثہ۔ مابین مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب و مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے (قادیانی)۔ قابل مطالعہ اور بڑی مفید ہے۔ منگوا کر لطف اٹھائیں۔ قیمت ۶ر منگوانے کا پتہ:۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(قسط نمبر ۱۱ ۔ ۴)

(از قلم منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسری)

چونکہ حدیث میں "تیس کذابوں" کی قید خلیفہ صاحب کے مطلب کو قطعاً غلط ثابت کر رہی ہے۔ اس لئے خلیفہ صاحب نے حسب مقولہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا اس کا جواب دینے کی ناکام کوشش بدیں الفاظ کی ہے کہ :-

"تیس کی قید صرف ایک خاص زمانہ کیلئے
ہے اور صرف ان مدعیوں کی نسبت ہے
جو منہاج نبوت کے خلاف دعویٰ کریں اور
مجنون نہ ہوں۔"

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں اس جواب کی سمجھ نہیں آئی منہاج نبوت سے مراد خلیفہ صاحب نے "قبل دعوے سچا ہونا" بتایا ہے۔ جس کا مطلب وہی ہے کہ جو جھوٹا ہے اس کو سچا نبی نہ مانو۔ تیس کی قید سے اس کو کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب آپ نے نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہیں۔ رہ گیا آپ کا یہ کہنا کہ "تیس کی قید ایک خاص زمانہ کے لئے ہے" یہ فقرہ بھی مطلب دربطن قائل کا مصداق ہے۔ بتلائیے وہ کونسا زمانہ ہے۔ اور اس کی حد کہاں تک ہے۔ جس کے اندر تو جھوٹے انسانوں کو سچا نبی نہیں مانا جا سکتا مگر اس کے گزر جانے کے بعد ہر کذاب و دجال مدعی نبوت کو نہ صرف یہ کہ ضرور مان لینا چاہئے بلکہ اس کے منکروں پر فتویٰ لگایا جاوے کہ

"جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی
نہیں مانتا" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

خلیفہ صاحب! آپ کی یہ باتیں فرزانگی سے بعید ہیں۔ تیسرا امر یہ ہے۔ اگر آنحضرت کا یہ مطلب تھا کہ "جھوٹے انسان کے دعوئ نبوت پر ایمان نہ لانا" تو آپ نے اس فقرہ کے بعد جو دلیل اس پر بیان فرمائی ہے کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی اس کی کیا ضرورت تھی اور مطلب کیا؟

خلیفہ صاحب نے خاتم النبیین کے معنے "منہاج نبوت" بتلائے ہیں اور "منہاج نبوت" دعویٰ سے قبل پاک زندگی کو قرار دیا ہے۔ آئیے! ہم اس مطلب کو حدیث میں داخل کر کے حدیث کا مدعا سمجھنے کی کوشش کریں۔ ملاحظہ ہو عبارت یہ بنے گی :-

میری امت میں تیس ایسے اشخاص پیدا ہونگے جن کا جھوٹ لوگوں کو معلوم ہوگا مگر وہ نبوت کا دعویٰ کرینگے و انا خاتم النبیین میں دعویٰ سے قبل صادق ہونے کی وجہ سے صادق نبیوں کے لئے معیار ہوں مگر لا نبی بعدی میرے بعد سچا نبی مبعوث نہ کیا جاوے گا۔"

خلیفہ صاحب! ملاحظہ ہو یہ معنے ہم نے آپ کے مسلمات کی بنا پر کئے ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے بعد میں جھوٹے اشخاص ہی دعوئ نبوت کرینگے سچا کوئی نہ ہوگا۔

معلوم نہیں آپ نے اس قدر تکلفات کیوں کئے بات تو پھیر پھرا کے وہی رہی۔ اور بہرحال اس حدیث سے یہی ثابت ہؤا کہ جوں ہی کوئی مسلمان یہ سنے کہ فلاں شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہیں بلا تامل کہہ دے کہ وہ عن الثلاثین ہے۔ یا مرزا صاحب کے لکھے ہوئے کو دوہرا دے۔ سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں

(۱) "میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد رسول اللہ پر ختم ہوگئی" (اشتہار مرزا ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

(۲) "میں مدعی نبوت کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"

(۳) "کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے" (انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۲۷)

(باقی باقی)

اہل حدیث کانفرنس کا استحکام

ہر مخلص اہل حدیث کو اس بات کی تمنا ہے کہ اہل حدیث کانفرنس جو سالہا سال سے قائم ہو کر ملک میں مشہور اور مقبول ہو چکی ہے اس کو مضبوط کیا جائے تاکہ یہ اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب ہو۔ جلسہ فتحگڈھ چوڑیاں میں جناب مولوی عبد القادر صاحب صدر جلسہ نے از راہ ہمدردی خاص مجلس شوریٰ بلائی۔ جسمیں ارکان مجلس نے ہر طرح سے ہمدردی کا اظہار کیا۔ بات یہ قرار پائی کہ پہلے کانفرنس کے قواعد و ضوابط پر غور کر کے مناسب تبدیلی کی جائے نہائت مفید صورت ہے۔ جس کے متعلق دفتر دہلی کی طرف سے صدر موصوف کے ساتھ خط و کتابت ہو رہی ہے۔ میں بحیثیت ذات خاص ایک بات جماعت کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو میرے وسیع تجربے پر متفرع ہے۔

میں دیکھتا رہا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کانفرنس اہل حدیث کا کام اس لئے نہیں رکا یا محدود نہیں ہؤا کہ اس کے ہمدرد نہیں ہیں۔ بلکہ اس لئے رکا ہے کہ اس کے دفتر میں ایسا تجربہ کار کارکن نہیں ہے جو سارا وقت انہماک کے ساتھ اس پر لگائے۔ بعض دفعہ پیڈ منیجر رکھنے کا بھی فیصلہ ہؤا مگر لائق تجربہ کار نہ ملا۔ بعض دفعہ معمولی تبدیلی بھی کی گئی تو بھی کام نہ چلا۔ ان سب واقعات کو سامنے رکھ کر میں دوسری جماعتوں کے حالات پیش کر کے جماعت سے استفسار کرتا ہوں۔

دوسری جماعتوں میں ہندو ہوں یا مسلمان، آریہ ہوں یا عیسائی کام کرنے والے دو قسم کے لوگ ملتے ہیں بعض نوجوان جو فکر معاش سے فارغ ہوسکتے ہیں،

ahmadimuslim.de

اور اپنے جماعتی کام کرنے کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ بھی خدمات خود پیش کر دیتے ہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ پنشن یافتہ بزرگ جو فکر معاش سے فارغ ہو کر زاد آخرت کا شوق رکھتے ہیں۔ وہ اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں۔ جماعتی دفتروں میں ایسے لوگ بہت ملتے ہیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کا دفتر ایسے ہی لوگوں سے آباد ہے۔ صدر انجمن ایک معزز پنشن یافتہ ہے سیکرٹری بھی پنشن یافتہ نوجوان ہے فنانشل سکرٹری بھی پنشنر ہیں۔ ایک سیکرٹری صاحب وکیل ہیں جو باوجود مشغلہ وکالت کے وقت پورا دیتے ہیں۔

اسی طرح اور ذمہ دار عہدہ دار بھی بڑے شوق اور انہماک سے کام کرتے ہیں۔

میں ان واقعات کو پیش کر کے جماعت اہل حدیث سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس جماعت میں ایسا کوئی آدمی نہیں ہے جو محض دینی خدمت کی نیت سے اس آواز پر لبیک کہے۔ میرے خیال میں مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ بہت سے اصحاب ایسے ہونگے لیکن ان کو توجہ نہیں دلائی گئی۔ میں ارادہ کر چکا ہوں کہ اس سلسلے کو نمبروار درج کیا کرونگا۔ اس کے جواب میں اعیان قوم کے جو جواب آئیں گے وہ شائع کرتا رہونگا۔

نوٹ آئندہ نمبر میں مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب کا مضمون درج ہوگا۔ انشاء اللہ!

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

مارچ ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی۔ جس میں ملک امام خان نوشہروی نے ایک مقالہ پڑھا۔ موصوف نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے اور مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸؍ ملنے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

تراجم علماء حدیث ہند۔ حضرت مولف ... (۹۸) ... ایک مجلد ترین تصنیف ... قیمت ... (مجلد)

بریلوی مشن

کنوز العارفین بجواب فیوض العارفین

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

ناظرین اہلحدیث واقف ہونگے کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں سے ایک گروہ ایسا ہے۔ جن کے امتیازی مسائل یہ ہیں:-

(۱) انبیاء و اولیاء مرادیں دے سکتے ہیں۔

(۲) وظیفہ شیئاً للہ پڑھنا جائز ہے جو عدم جواز کا قائل ہو اس کا اسلام صحیح نہیں ہے۔

(۳) اللہ کے سوا اولیاء انبیاء کو بھی علم غیب حاصل ہے۔

(۴) بزرگوں سے وسیلہ پکڑنا جائز ہے۔

(۵) تیجا، چالیسواں، قل وغیرہ میت کیلئے کار ثواب ہے۔

فرقہ بریلویہ ان مسائل پر خاص طور پر زور دیتا ہے چنانچہ آج کل جالندھر سے ایک رسالہ فیوض العارفین شائع ہوا ہے۔ جس کے اندر مذکورہ مسائل میں سے بعض پر خامہ فرسائی کی ہے۔ ہم سوال معہ جواب بالاختصار نقل کر کے ناظرین کے سامنے رکھیں گے۔ اور اپنی طرف سے کچھ تبصرہ بھی کرینگے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر مسلم کو کلمہ حق قبول کرنے کی توفیق عنایت کرے آمین۔ فیوض العارفین میں پہلا سوال یہ لکھا گیا ہے

(۱) اللہ کے سوا انبیاء اور اولیاء اللہ سے ہر قسم کی مرادیں مانگنا جائز ہے؟

جواب ۱} انبیاء اللہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اللہ تعالیٰ کی عطائی اور دی ہوئی قوت سے وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے۔

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ (سورہ المائدہ)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور تلاش کرو اس کی طرف وسیلہ۔

قال اللہ تعالیٰ وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا۔ (بقرہ)	اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پہلے لوگ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے توسل کے طور پر فتح و نصرت ہم سے طلب

کیا کرتے تھے کافروں پر۔ اب معلوم نہیں کہ کیوں چڑ گئے ہیں۔ (ص۳)

ناظرین! اس جواب میں کئی طرح کے سقم ہیں۔ اول یہ کہ جواب سوال کے مطابق نہیں۔ سوال یہ ہے کہ ماسوائے اللہ انبیاء اولیاء سے ہر قسم کی مرادیں مانگنا جائز ہے جواب یہ ہے کہ انبیاء اولیاء سے اللہ تعالیٰ کی عطائی اور دی ہوئی قوت سے وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے۔

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

سوال میں وسیلہ کا ذکر نہیں۔ جواب میں وسیلہ کی قید موجود ہے۔ سوال میں مسئول نبی یا ولی کی ذات ہے یعنی جس سے مراد طلب کرنی ہے وہ نبی یا ولی کی ذات ہے۔ جواب کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے کہ جو ولی کو عطائی اور خدا کی دی ہوئی قوت ہے۔ اس سے مراد مانگنا ہے۔ اس کے بعد مجیب نے جو دلیلیں لکھی ہیں وہ جواب پر منطبق نہیں ہیں۔

پہلی آیت میں جس وسیلہ کا ذکر ہے اس سے مراد انبیاء اور اولیاء کی ذات نہیں ہے۔ من ادعیٰ فعلیہ البیان اگر بفرض محال تسلیم بھی کیا جائے کہ وسیلہ سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں۔ تو مطلب یہ ہوا کہ ایمان دارو خدا سے ڈرو اور خدا کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں خوب جد وجہد کرو تاکہ تم خلاصی پاؤ۔

یعنی خدا سے ڈر کر راہ ہدایت حاصل کرنے کیلئے (عند الخصم ذات نبی) تلاش کرو۔ کیونکہ ہدایت کا نمونہ صالحین (انبیاء اولیاء) ہیں جب تم انہیں کے روش قدم پر چلو تو تمہاری فلاح نجات ہو جائے گی

ahmadimuslim.de

کیوں مجیب صاحب کہاں ہے آپ کا وسیلہ کہ دعا کرتے وقت نبی کو وسیلہ بناؤ۔

اور سنئے ا سائل کا سوال ہے کہ اولیاء انبیاء سے استمداد کے جواز کا ثبوت دو۔ مجیب صاحب فرماتے ہیں کہ وسیلہ کے طور پر مرادیں مانگنا جائز ہے اور دلیل اس آئت کو بنایا ہے جس میں مبتغی (مطلوب) وسیلہ ہے نہ کہ مراد بوساطت وسیلہ۔ یعنی وسیلہ تلاش کرنے کا حکم ہے وسیلہ سے۔ اگر ذات نبی یا ولی مراد لی جائے مراد مانگنے کا حکم نہیں ہے۔ امید ہے کہ مجیب صاحب مزید غور کرینگے۔ تو ان کو خود ہی سقم نظر آ دینگے۔

دوسری آئت میں بھی اس امر کا ثبوت نہیں کہ بوساطت انبیاء اولیاء مرادیں طلب کرنا جائز ہے بلکہ یہود کی روش کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل وہ لوگ خدا تعا لے سے کفار پر فتح و نصرت مانگا کرتے تھے۔ چونکہ وہ فتح ان کے حق میں اس وقت مقدر تھی جب آخر الزماں نبی آئے۔ اس لئے وہ یہ خواہش کیا کرتے تھے کہ خداوندا بعثت آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم جلد ہو تاکہ ہمیں بھی کفار پر فتح و نصرت نصیب ہو۔

چنانچہ مجیب صاحب کے اپنے الفاظ اور نقل کردہ عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔ چنانچہ آئت کا ترجمہ یوں کرتے ہیں :-

لوگ ہمارے حبیب سے توسل کے طور پر
فتح و نصرت ہم سے طلب کیا کرتے تھے۔

مجیب صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ فتح و نصرت خدا سے طلب کیا کرتے تھے۔

تفسیر روح البیان کی عبارت صاف ہے :-

اللّٰھم انصرنا بالنبی المبعوث فی اٰخر الزمان الذی نجد نعتہ فی التوراۃ۔

یعنی لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ خدا یا نبی آخر الزمان سے ہماری مدد کر جس کی صفتیں ہم تورات میں پڑھتے ہیں یعنی اس کے وجود باجود کو جلد ظہور میں لا کر ہماری نصرت کر۔ اگر بفرض محال یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ لوگ مجیب صاحب کے زعم کے مطابق اسی طرح دعا کیا کرتے تھے تو ان کا فعل ہمارے لئے حجت کس طرح ہو سکتا ہے۔

اہلحدیث | ہمارے خیال میں آئت وابتغوا الیہ الوسیلہ کے سمجھنے میں عام طور پر غلط فہمی ہو رہی ہے ہم اس غلط فہمی کا ازالہ کرنے کو ایک صحیح حدیث مسلمہ فریقین پیش کرتے ہیں جو اہل ایمان کے لئے ایمانی نور بڑھانے کی موجب ہوگی۔ اس حدیث کو خوب سمجھ کر کوئی شخص اس آئت کو اس دعوے پر پیش نہیں کر سکیگا جس پر پیش کی جاتی ہے وہ دعویٰ کیا ہے کہ وسیلہ کے معنیٰ ذریعہ کار دیتے ہیں اور مطلب بتاتے ہیں کہ اس آئت میں مسلمانوں کو حکم ہے کہ خدا کی طرف وسیلہ یعنی ذریعہ نجات سے پہنچو اور ذریعہ کار یا ذریعہ نجات نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ان کے بعد پیر صاحب بغداد رح یا انہی جیسے کوئی اور۔ ان معنی کی غلطی بتانے کو ہم حدیث مذکور پیش کرتے ہیں۔

ہر مسلمان اذان سن کر دعا کرتا ہے اس دعا میں یہ الفاظ بھی ہوتے ہیں :-

آت محمدن الوسیلۃ
(اے اللہ محمد صلعم کو وسیلہ عنائت کر)

کیا معنیٰ؟ حسب تفسیر مدعیان یہ معنیٰ نہیں کہ اے اللہ محمد کو بھی کوئی ذریعہ عنائت کر۔ جو دعا کرتے ہیں یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ان کے کام آئیں۔ مثلاً وہ یہ ہیں کہ یا اللہ مجھ کو حسن حسین کی طفیل یہ دے اور وہ دے یا یہ کہ یا اللہ پیر صاحب بغداد کی طفیل میرا یہ کام کر دے ایسا خیال کرنا یا ایسا کہنے کو صحیح سمجھنا رسالت محمدیہ کی سخت توہین ہے جو کسی مسلمان کو جائز نہیں۔

آئت حدیث کے معنیٰ کیا ہیں۔ ہم سے پوچھو تو ہم بتاتے ہیں۔ لغت عرب کی مستند کتاب "قاموس" میں لکھا ہے۔ الوسیلۃ القرب یعنی وسیلہ کے معنیٰ خدا کا قرب حاصل کرنا ہے۔

پس آئت و حدیث مرقوم کے معنیٰ بالکل صاف ہیں کہ

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرتے رہو اور
خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

اور حدیث اذان کے معنیٰ بھی اس طرح ہیں کہ اے اللہ مجھ کو اپنا قرب مزید عنائت کر۔

حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہٗ نے اس کا ترجمہ بہت اچھا کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

اے مسلماناں بترسید از خدا و بطلبید
قرب بسوئے او۔

ہمارے مخاطبین اپنے عقائد بدعیہ کی تائید میں قرآن و حدیث کو بے سوچے سمجھے جلدی میں پیش کر کے سخت ٹھوکریں کھاتے ہیں اور ندامت اٹھاتے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ قرآن و حدیث کے معنیٰ کوشش کر کے سمجھیں کہ جو ان کے صحیح معنیٰ بعد تحقیق ثابت ہوں ان کو پیش کیا کریں۔

ایسی عجلت اور خود غرضی سے قرآن کو پیش کرینگے تو اہل ذوق ان کو یہ جواب دینگے ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

شیعہ مذہب کی غلط راہروی

(بقلم مولوی عبد الکریم صاحب جتوئی نوسری)

شیعہ مذہب کے لوگ پیر پرستوں کی طرح آڑا ٹیڑھا نہیں کرتے بلکہ خداوند کریم سے علی کی طرف زیادہ دھیان ہے۔ جس طرح ایک موحد آدمی خدا کے حضور میں فریاد اور پکار کرتا ہے شیعہ اس سے بھی زیادہ روتے چیختے ہیں۔ خدا کا نام کسی مصیبت میں لیتے ہوئے شیعہ عورت مرد کو آج تک نہیں دیکھا یہ لوگ روئے زمین کے مشرکوں سے شرک کرنے میں آگے اور یکتا ہیں۔

شیعہ کے کسی قول کو دیکھو اسی میں علی کو خدا سے بڑھانے کی بابت ترجیح ہوگی۔ مالک موت و حیات منجی رسول خیر البشر مربی عالم بلا ریب علی کو کہتے ہیں تمام دنیا میں تجربہ کر کے دیکھ لو شیعہ مذہب کا

مرد، عورت، بوڑھا، لڑکی، غرضیکہ ہر فرد روزمرہ کی بول چال میں یہی بولتے ہیں :-

"یا علی، مولا علی، یا مولا یا مشکل کشا وغیرہ"

یعنی ورد صبح شام زبان زد عام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام میں غیر پرست لوگوں کی روش بتائی ہے کہ وہ یحبونھم کحب اللہ۔ یعنی خدا کے مقابلے میں اپنے معبودوں کے ساتھ وہ خدا کی سی محبت کرتے ہیں شیعہ نے تو ہزار در ہزار بلکہ مزید براں بے شمار کام کر دکھایا۔

شیعہ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا کی قدرت کا ہاتھ بھی مولا علی کے زور بازو سے مضبوط ہے۔ اگر کسی کو شبہ ہو تو حملہ حیدری دیکھ کر تصدیق کر لے کہ خدا کی مخلوق میں سے ایسے بھی ہیں جو مالک کو کمزور اور غلاموں کو طاقت ور بنائے بیٹھے ہیں۔

ان کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ اگرچہ ظاہر میں خدا ہی کرتا ہے لیکن دراصل ہاتھ مولا علی کا ہے۔ یہ ہے شیعہ دین کی حقیقت جس کو وہ اسلام ہی سمجھے ہوئے ہیں۔

جہاں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بارہ افعال کر کے دکھائے ہیں سب کے سب شیعہ حضرات علیؓ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً رود نیل سے موسیٰ کو پار لنگھانے والا، نار خلیل کو گلزار بنانے والا، نوح کی کشتی جودی پر لگانے والا جس کا جبرائیل امین ہوا خواہ تھا اور جس کے فرمان میں زمین آسمان ہیں۔ یہ تمام کام مربی عالم، مبنیٔ اعظم، علی عظیم کے لطف اور مہربانی سے ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

شیعہ لوگوں کی ذہنیت سے خدا ہر ایک مسلمان کو محفوظ و مصئون رکھے۔ شیعہ کی گڑبڑ دیکھتے ہوئے تو یہ امر قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ ایسے مؤمنین سے خاموشی ہی ٹھیک ہے۔ مگر بفحوائے ؎

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
وگر خاموش بنشینم گناہ است

کچھ عرض کیا گیا۔

اہلحدیث موجودہ حضرات شیعہ بتایا کریں جب ان کے مصنفین یہاں تک تعلیم دے گئے ہیں جو اس شعر سے ثابت ہوتی ہے۔ حضرت علی کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا گیا ہے جو کشف الغمہ فارسی مطبوعہ ایران میں درج ہے۔ جس میں حضرت علی کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے ؎

فرماں گذار حکم تو باشد قمر بہ چرخ
بر عرش کرسی و قلم و لوح و آمری

(اے علی! سورج چاند ترے فرمان بردار ہیں۔ عرش کرسی اور لوح محفوظ پر تو ہی حکمران ہے)

باقی کیا رہا؟ اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے مسائل کے متعلق ہمارے بریلوی احناف حضرات اور شیعہ اصحاب باہم یک جا بیٹھ کر فیصلہ کر لیا کریں

تو بہت اچھا ہو ہمارا عقیدہ تو وہی ہے جو حضرت یوسفؑ نے جیل خانے کے ساتھیوں کو فرمایا تھا :-

ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار

اس آیت کے ماتحت ہم کسی مخلوق کا تصرف کسی چیز میں نہیں مانتے۔ بلکہ ہمارا اعلان ہے جو آخری وقت مرتے دم مسلمان کے کان میں سنایا جاتا ہے :-

فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیٔ

جس کا مضمون شیخ عطار مرحوم نے اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

ہست سلطانی مسلم مرد را
نیست کس را زہرہ چون و چرا
اوست سلطاں ہرچہ خواہد او کند
عالمے را در دمے ویراں کند

عمر بن عبد العزیزؒ

(از قلم مولوی عبد القیوم صاحب کوثر مینوی جامعہ دار السلام عمر آباد)

عمر بن عبد العزیز کی تاریخ پیدائش میں بہت اختلاف ہے۔ لیکن اس پر سب متفق ہیں کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہیں صالح بن کیسان کی نگرانی میں تعلیم و تربیت پائی۔ بچپن میں کلام مجید کو حفظ کیا۔ اور عربی نیز شعر، شاعری کی تعلیم حاصل کی۔ حدیث کی روایت اگرچہ مختلف شیوخ سے کی جن میں تابعین کے علاوہ متعدد صحابہ بھی شامل تھے لیکن وہ اس مقدس فن میں زیادہ تر عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کے مرہون منت تھے۔ تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے وہ عمر بن عبد العزیز کے مؤدب تھے۔ خود حضرت عمر بن عبد العزیز فرمایا کرتے تھے کہ "میں نے جن لوگوں سے روایت کی ہے ان میں عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کی روائتیں سب سے زیادہ ہیں"۔ انہی بزرگوں کے فیض صحبت نے عمر بن عبد العزیز کو اس درجہ پہ پہنچا دیا کہ بڑے بڑے محدثین کو ان کے فضل و کمال، علم و دانش کا اعتراف کرنا پڑا۔ علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے :-

"بڑے امام، بڑے فقیہ، وہ بڑے مجتہد، حدیث کے بڑے ماہر اور معتبر حافظ سند تھے"۔

بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں جس سے آپ کی علمی قابلیت کا کافی ثبوت ملتا ہے۔ تحصیل علم کے بعد آپ نے میدانِ سیاست میں قدم رکھا اور بحیثیت گورنر کے زندگی بسر کرنے لگے۔ آپ کی گورنری کا زمانہ رجب ۶۵ھ سے شروع ہوتا ہے۔ گورنری کے زمانہ میں آپ نے بہت سے قابل یادگار کام کئے۔ ۶۷ھ میں ایک زرنگار محل تعمیر کرایا۔ ۷۰ھ میں مصر میں طاعون کی وبا پھیل گئی۔ یہاں سے نکل کر بمقام حلوان سکونت اختیار کی۔ حلوان میں متعدد محل اور مساجد بنوائیں۔ انگور و خرما کے باغ لگوائے۔ ۷۷ھ میں مصر کی جامع مسجد کو گرا کر از سر نو تعمیر کرایا۔ اور اس کے طول و عرض میں کافی اضافہ کیا۔ ۶۹ھ میں خلیج مصر پہ دو پل بندھوائے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے رفاہ عام کے کام کئے۔ اس کے بعد آپ مدینہ کی گورنری پہ مامور ہوئے یہاں بھی بہت سی

الفاروق - حضرت عمر خلیفہ دوم کی زندگی کے حالات (۶۰) سیاسی و انتظامی ... قیمت ... مجلد ... (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

اصلاحیں اور بہت سے مفید کام کئے۔ ان سب میں ان کا ناقابل فراموش کارنامہ مسجد نبوی کی تعمیر اور اس کی زینت و آرائش ہے۔ ولید سے قبل کے خلفا نے بھی مسجد نبوی میں کچھ ترمیمیں کرائی تھیں لیکن ولید نے بڑے اہتمام کے ساتھ اس کو نہایت عظیم الشان پیمانہ پر تعمیر کرانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ۸۸ھ میں عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ مسجد نبوی نئے سرے سے تعمیر کی جاوے اور اس کے متصل ازواج مطہرات کے حجرے یا دوسرے لوگوں کے جو مکانات ہیں اس کی قیمت دیکر ان کو مسجد میں شامل کر لیا جائے۔ جو لوگ قیمت لینے سے انکار کریں ان کے مکان بجبر گرا دیئے جائیں اور اس کی قیمت فقیروں میں تقسیم کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں ولید نے قیصر روم کو خط لکھ کر بہت سے رومی کاریگر، مزدور، مینا کاری کا مسالہ اور کئی ہزار مثقال سونا منگایا اور مختلف مقامات سے ہر قسم کے تعمیری سامان اکٹھے کئے اور مدینہ کے فقہاء کی موجودگی میں مسجد کو گرا کر ان بزرگوں کے متبرک ہاتھوں سے عمارت کی بنیاد ڈالی۔

عمر بن عبدالعزیز کو اس مسجد کے بنوانے میں بڑی دلچسپی تھی۔ انہوں نے بڑے انہماک اور حسن مذاق کے ساتھ اس کو تعمیر کرایا۔ درخت کے ایک ایک نقش پر کاریگروں کو تیس ۳۰ تیس درہم انعام دیئے تھے۔ مسجد کی ساری عمارت پتھر کی تھی لیکن تمام دیواریں اور چھتیں نقش و نگار سے بھری پڑی تھیں۔ عمارت میں محراب کی ایجاد کا شرف عمر بن عبدالعزیز ہی کو حاصل ہے۔ اتنی عالی شان تعمیر بڑی جانفشانی سے تین سال میں مکمل ہو گئی۔ ۹۱ھ میں ولید نے مدینہ جا کر اس کا معائنہ کیا اور عمر بن عبدالعزیز کی کارگذاری پر خوشنودی ظاہر کی۔

آپ بچپن ہی سے بڑے ذہین اور چالاک تھے۔ یہی وجہ تھی کہ سب کی نظروں میں محبوب تھے۔ چھوٹے بڑے سب آپ سے خوش رہتے۔ مدینہ کی گورنری کے ساتھ ساتھ ۸۶ھ سے ۹۳ھ تک مکہ اور طائف بھی آپ کے زیر حکومت ہے

سلیمان نے اپنے بیٹے ایوب کو اپنا جانشین قرار دیا تھا لیکن وہ باپ ہی کی زندگی میں مر گیا۔ اس کے بعد رجاء بن حیات نے عمر بن عبدالعزیز کا نام پیش کیا۔ خلیفہ نے اسے قبول کر لیا اور یہ طے کیا کہ عمر بن عبدالعزیز کے بعد یزید بن عبدالملک کو خلافت ملے۔ چنانچہ اس نے ذیل کا فرمان لکھا:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریر خدا کے بندے سلیمان امیر المؤمنین کی جانب سے عمر بن عبدالعزیز کے لئے ہے میں نے اپنے بعد تم کو خلیفہ بنایا اور تمہارے بعد یزید بن عبدالملک کو۔ مسلمانو! ان کا کہنا سنو اور ان کی اطاعت کرو۔ خدا سے ڈرو۔ اختلاف نہ پیدا کرو کہ دوسرے تم پر حرص و طمع کی نگاہ ڈالیں۔"

ولید نے اپنے تمام خاندان کے لوگوں کو جمع کر کے بلا اظہار نام سربمہر فرمان پر بیعت لے لی کہ اس میں جس کا نام ہوگا وہی خلیفہ ہوگا۔ سلیمان کے انتقال کے بعد رجاء بن حیات نے بنی امیہ کو وابق کی مسجد میں جمع کر کے ان سے فرمان ولیعہدی پر دوبارہ بیعت لی۔ اس کے بعد خلیفہ کی وفات کی خبر سنائی۔ پھر سربمہر فرمان کھول کر پڑھا۔ اس میں عمر بن عبدالعزیز کا نام تھا۔ رجاء نے ان کو اٹھا کر منبر پر بٹھا دیا۔ عمر بن عبدالعزیز اپنا نام سن کر انا للہ پڑھنے لگے کہ یہ بار عظیم میرے سر پر کیسے آ پڑا۔ اسی مجمع میں ایک طرف ہشام بن عبدالملک حسرت و افسوس سے انا للہ پڑھ رہا تھا کہ خلافت اسے کیوں نہ ملی۔ ہشام نے کہا ہم کبھی ان کی بیعت نہیں کر سکتے۔ رجاء بن حیات نے اٹھ کر کہا اٹھو اور خاموشی کے ساتھ بیعت کر لو۔ ورنہ ابھی سر قلم کر دونگا۔ بیعت ہو جانے کے بعد شاہی سواری آئی۔ لیکن خلیفہ نے اس کو پسند نہیں کیا اور کہا میرے لئے میرا خچر کافی ہے۔ لوگوں نے قصر خلافت میں لیجانا چاہا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ وہاں ایوب کے اہل و عیال ہیں۔ جب تک وہ منتقل نہ ہوں میں اپنے خیمہ میں ہی رہونگا

عمر بن عبدالعزیز اپنی گورنری کے زمانہ میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ رہتے تھے۔ ۳۰ اونٹوں پر ان کا ذاتی ساز و سامان لد کر مدینہ جاتا تھا۔ لیکن تخت خلافت پر بیٹھتے ہی انہوں نے یہ سب ترک کر دیا اور بالکل سادی زندگی بسر کرنے لگے۔ زمانہ خلافت میں یومیہ خرچ صرف دو درہم رکھا۔ لباس اور غذا میں حضرت عمر فاروق جیسی سادگی اختیار کی۔ شاہانہ جاہ و جلال اور سطوت و جبروت سے نہ صرف بری بلکہ بیزار تھے۔ انہوں نے اپنے عہد خلافت میں پھر ایک بار خلافت راشدہ کے عدل و انصاف اور مساوات کا نمونہ قائم کر دیا۔ بڑے بڑے مورخ اس خلیفہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ علامہ ابن خلدون لکھتے ہیں:- "حضرت عمر بن عبدالعزیز مروانی سلسلہ کی درمیانی کڑی تھے۔ انہوں نے اپنی تمام تر توجہ خلفائے راشدین اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے کی طرف مبذول کی۔"

حجاج کے وقت میں لوگوں پر طرح طرح کے جو ظلم ڈھائے گئے تھے ان سب کا انسداد کیا۔ رعایا کے اموال اور ان کے حقوق کی نگہداشت کی۔ علماء کے حقوق و احترام کو نہایت فیاضی سے قائم کیا۔ عراق، خراسان اور سندھ کے نومسلموں پر حجاج کے سنگین ٹیکسوں کو کم کیا۔ بیت المال کی اصلاح کی۔ عمر بن عبدالعزیز سے پہلے خلفاء کا یہ دستور تھا کہ جب عشاء اور فجر کی نماز کے لئے جاتے تو ان کے آگے آگے غلام شمع لے کر چلتے اور اس کا خرچ بیت المال سے پورا کیا جاتا۔ لیکن آپ نے اس قسم کے تمام کاموں کو یک دم روک دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے اپنی نیک اور وفادار بیوی سے کہا کہ تم نے جو زر و جواہر اپنے باپ اور بھائیوں سے لئے ہیں اسے بیت المال میں داخل کر دو۔ آپ کی نیک بیوی نے فوراً اپنے تمام زر و جواہر کو بیت المال میں داخل کر دیا۔ جب یزید بن عبدالملک خلافت کی گدی پر بیٹھا تو اس نے ان تمام زر و جواہر کو فاطمہ کو واپس کرنا چاہا۔ مگر شریف النفس فاطمہ نے اس کے لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا جب میں نے اپنے شوہر کی زندگی میں ان سے ...

(۱) [illegible]

ahmadimuslim.de

کوئی پسماندہ خویش اقربا کی موت کے بعد کیوں پرواہ کرے گی۔

رعایا کی بہبودی و بھلائی میں ہمہ تن مصروف رہتے ان کی آسائش کے لئے سرائیں بنوائیں۔ بہت سے مہمان خانے تعمیر کرائے۔ سابقہ ظلم و ستم سے جو خرابیاں پیدا ہوگئی تھیں ان کی اصلاح کی۔ مثلاً

(۱) رعایا کے مال و جائداد پر غاصبانہ قبضہ کر لیا گیا تھا
(۲) قبلہ گاہ عالم بنو ہاشم کے تمام حقوق پامال کرائے گئے تھے۔
(۳) محض گمان کی بنا پر رعایا کو سزائیں دی جاتی تھیں اور عورتوں کو مردوں کے بدلے میں گرفتار کیا جاتا۔
(۴) نہایت سفاک اور خونریز عمال مقرر کئے گئے تھے
(۵) رعایا سے بغیر مزدوری کے بطور بیگاری کے خدمت لی جاتی۔

حضرت عمر بن عبد العزیز نے تخت پر بیٹھتے ہی ان تمام مظالم کی طرف توجہ کی اور عدل و انصاف کا منارہ بلند کیا۔ ایک افسر آپ کے دربار میں بیگاری کی سواری میں آیا تو بولے کہ میری خلافت میں بھی تم بیگار پکڑتے ہو۔ اس کے بعد اس کو چالیس کوڑے لگوائے۔

عمر بن عبد العزیز رحمدل، منصف مزاج، راست گو بردبار اور سادہ مزاج آدمی تھے۔ تاج و تخت کی ذمہ واریوں نے آپ کو سخت متردد کر دیا۔ ایک دفعہ آپ کی نیک بیوی فاطمہ (عبد الملک کی بیٹی) نے بعد ادائے نماز آپ کو روتے ہوئے دیکھا۔ پوچھا! نصیب اعدا خیر تو ہے؟ کس صدمہ نے آپ کو رنجیدہ خاطر کیا ہے آپ نے جواب دیا۔ فاطمہ! میں مسلمانوں اور غیروں کا بادشاہ بنایا گیا ہوں، میں ان مفلسوں کا جو فاقے کاٹ رہے ہیں، ان بے چاروں کا جو بے آسرا کے پڑے ہیں، ان ننگوں کا جو مصیبت میں مبتلا ہیں، ان مظلوموں کا جن کے سروں پر آرے چل رہے ہیں، ان بے وطنوں کا جو قید خانے میں سڑ رہے ہیں، ان معمر اور بزرگوں کا جو قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے بے دست و پا پڑے ہیں، ان شخصوں کا جن کا کنبہ بہت اور آمدنی تھوڑی اور ہی جیسے ان شخصوں کا جو تلاش معاش میں وطنوں کو خیرباد کہہ کر دور دراز ممالک میں نکل گئے ہیں۔ خیال کر رہا تھا کہ قیامت کے دن خدا مجھ سے ان کی بابت سوال کریگا تو میں کیا جواب دوں گا۔ مجھے ڈر معلوم ہوا اور میں رو پڑا۔

یہ اس خلیفہ کا واقعہ ہے جس کے زمانہ میں ادھر اُدھر کے تاجر فقراء میں تقسیم کرنے کے لئے مال لے کر آتے لیکن کوئی لیضوا لانہ ملتا اور وہ اپنے مال کو واپس لے جاتے۔

آپ میں بُردباری اس قدر تھی کہ ایک مرتبہ رات کو مسجد میں گئے۔ ایک شخص سو رہا تھا۔ اندھیرے میں اس کو آپ کے پاؤں سے ٹھوکر لگ گئی۔ اس نے کہا کیا تم پاگل ہو؟ چپراسی یہ ناشائستہ کلمات سُن کر آپے سے باہر ہو گیا اور اس گستاخی کی سزا دینی چاہی لیکن آپ نے اسے روک دیا اور فرمایا کہ اس نے مجھ سے صرف پوچھا تھا کہ "تم پاگل ہو"۔ میں نے جواب اسے دیا کہ "نہیں"۔ جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ آپ خود کہا کرتے تھے کہ جب سے مجھے معلوم ہوا کہ جھوٹ انسان کے لئے نہایت ہی لعنت کی چیز ہے۔ اس وقت سے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

مسلمانو! یہ وہی خلیفہ ہے جس نے ڈھائی سال کے عہد حکومت میں ایسے ایسے کام کئے کہ دوسرے ہزاروں سال کی حکومت میں نہ کر سکے۔ یہی خلیفہ ہے جس نے جمہوریت کی روح پھر مسلمانوں میں پھونکی اور سیاست ملیہ کی تجدید کرکے اس کو صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق کر دیا۔ عمر بن عبد العزیز ہی نے خلافت فاروق اعظم کا نمونہ پیش کیا۔ اسی بنا پر علمائے امت نے آپ کو خلفائے راشدین میں شمار کیا ہے اور دوسری صدی کا مجدد قرار دیا ہے۔ عمر بن عبد العزیز کا عہد حکومت خاندان بنی امیہ میں ایک دلکش زمانے کا منظر پیش کرتا ہے۔

افسوس کہ وہ زیادہ روز تک زندہ نہ رہ سکے اور دو برس ۵ مہینہ چار دن خلافت کرکے ۳۹ سال کی عمر میں ۲۵۔ رجب ۱۰۱ھ مطابق جنوری ۷۲۰ء میں اس دار فانی سے دار البقا کو رحلت کر گئے۔

(عبد القیوم کوثر اعظمی)

دعائے ترغیب علم و نشر توحید

(از قلم ابو حامد محمد عثمان صاحب حامد معسکر بنگلور)

علم کی پیاس ہر اک دل میں لگا دے یا رب — شمع تعلیم کا پروانہ بنا دے یا رب
جہل و بیدینی کا بدنام جہاں میں نہ رہے — دبس قرآن کی لو سب کو لگا دے یا رب
اُٹھے ہر گھر سے ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی آواز — شرک اور کفر کو دنیا سے مٹا دے یا رب
تیری توحید کا ہو غلغلہ دنیا میں تمام — یہ صدا دہر میں ہر اک کو سنا دے یا رب
اتباع سنن نبویؐ کے عشاق ہوں سب — اہل بدعت کو ضلالت سے ہٹا دے یا رب
اہل تقلید نے معصوم نبیؐ کو چھوڑا — راہ سنت پہ قدم ان کے جما دے یا رب
مہر اسلام کے بدخواہ جو ہیں شپرہ چشم — شرح صدر اُن کے لئے ان کا بنا دے یا رب
بنیں تبلیغ کے ہر جگہ مقاعد آباد — کارکن اس کے تو علماء کو بنا دے یا رب
چمکے شمشیر دو دم سنت و قرآں کی بریق — فوج بے دینی کو دنیا سے کھپا دے یا رب

عورتیں پردہ سے عُریاں ہوئی جاتی ہیں
داعی حامد ہے انہیں شرم و حیا دے یا رب

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۱۴۳} شریعت کا حکم اس مسئلہ میں کیا ہے کہ زید کی شادی ہندہ سے ہوئی تھی جسکو تخمیناً ۱۲ سال ہوئے۔ ہندہ کئی سال سے بالغ ہے۔ زید نہ تو اسے لے جاتا ہے اور نہ طلاق ہی دیتا ہے۔ بلکہ زید نے اپنی شادی دوسری جگہ کر لی ہے۔ اندریں صورت ہندہ بے کس کیا کرے۔ اس کی خلاصی کی کیا صورت ہے؟ (سائل منشی شیخ علاقہ دار)

ج ۱۴۳} ہندہ کانلی بل کے ماتحت اپنا نکاح بذریعہ عدالت فسخ کرا سکتی ہے۔ اللہ اعلم!

(ایک آنہ داخل غریب فنڈ)

س ۱۴۴} چہل قدمی کرنا سنت ہے یا نہیں (فیض محمد ولد الہداد خان۔ گوہیر آباد سندھ)

ج ۱۴۴} چہل قدمی بغرض حفاظت صحت جائز ہے۔

س ۱۴۵} کوا یعنی زاغ حرام ہے یا حلال (سائل مذکور)

ج ۱۴۵} کوے کی بابت حرمت کا فتویٰ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کی نسبت کوئی دلیل تحریم نہیں ہے صرف ایک صحابی کا قول ہے کہ جس کے دل میں ذرہ بھی خیر ہو وہ کوا نہیں کھاتا۔ یہ حرمت کی دلیل نہیں ہے

س ۱۴۶} طوطا حلال ہے یا حرام؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۶} آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک اصول آیا ہے۔ کل ذی مخلب من الطیر یعنی ہر پنجہ والا جانوروں سے حرام ہے۔ اگر حرام نہ ہو تو مکروہ ضرور ہے۔

س ۱۴۷} اہل حدیث مذہب میں جتنے جانور پرندے حرام ہیں ان جانوروں یا پرندوں کے نام درج فرمائیں۔ (سائل مذکور)

ج ۱۴۷} قرآن مجید اور حدیث شریف میں جن جانوروں کی حرمت وارد ہوئی ہے۔ وہ حرام ہیں حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ (قرآن مجید) وکل ذی مخلب وکل ذی ناب (احادیث) باقی بحکم حدیث ذروني ما ترکتکم حلال ہیں۔

س ۱۴۸} کسبائی یعنی زانیہ عورت کی کمائی کا کنواں یا نل کا پانی پینا جائز ہے یا وضو میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۸} زانیہ کی کمائی حرام ہے۔ بحکم حدیث مہر البغی حرام۔ البتہ اس پانی سے وضو کرنا بعض علماء کے نزدیک جائز ہے۔ مگر پینا منع ہے

س ۱۴۹} خاکسار تحریک کے ممبر کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴۹} اگر خاکسار، بانئی تحریک کے عقائد کو غلط سمجھ کر اپنے عقائد صحیح رکھتا ہے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔

س ۱۵۰} عرس کا کھانا حرام ہے یا حلال یا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۰} عرس کا کھانا مَا اُهِلَّ بِهٖ میں داخل ہونے کے باعث حرام ہے۔

س ۱۵۱} بانلی سوڈا لیمونیڈ پینا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۵۱} جائز ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو کوئی اور شغل نہیں۔ اسی لئے ایسے سوالات پوچھتا ہے۔ (۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۱۵۲} دختر صالحہ پابند صوم وصلوٰۃ کا رشتہ کسی غیر پابند کے ساتھ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ غیر پابند سے مراد یہ ہے کہ نماز کا پابند نہیں۔ سنت نبویہ کا پابند نہیں۔ اس کے اخلاق بھی اچھے نہیں۔ غصہ آجائے تو گھر والوں پر حملہ بھی کر دیتا ہے۔ لہذا کیا حکم ہے؟

(مولوی، عبد القادر چک ٹاہلی والا۔ فیروزپور)

ج ۱۵۲} بحکم حدیث شریف ناکح کی دینداری اور نیک اخلاق کا دیکھنا ضروری ہے۔ خصوصاً صالح لڑکی کے لئے خاوند صالح ہی ہونا چاہیئے۔ واللہ اعلم

نتیجہ امتحان

جامعہ عربیہ دار السلام عمر آباد سے ۲۰ طلباء منشی فاضل (فارسی) اور افضل العلماء (عربی) کے مدارس یونیورسٹی کے مشرقی امتحانات میں اس سال بٹھائے گئے جن میں سے دو کے سوا باقی اٹھارہ طلباء کامیاب ہوئے۔ پروفیشنسی کے امتحانات میں تین میں سے دو نے کامیابی حاصل کی الحمد للہ یہ کامیابی جمیع اراکین جامعہ کو مبارک ہو۔ خداوند پاک اس جامعہ کو مزید ترقی دے۔

خاکسار کاکا محمد اسماعیل عفی عنہ ٹرسٹی وسکرٹری جامعہ دار السلام عمر آباد

حکایات صحابہؓ

عربی زبان میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات تو بہت سی کتب میں مندرج ہیں۔ خدا جزا دے مولانا الحاج حافظ محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور کو جنہوں نے اردو خوان ناظرین کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات (اسلامی اخوت، ایثار، تکالیف ومصائب پر صبر وغیرہ) قلم بند فرمائے ہیں کتاب ہذا واقعی قابل مطالعہ ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ، ٹائیٹل وغیرہ عمدہ۔ قیمت ۱۲ار۔ مجلد عہ پتہ:۔ کتب خانہ رشیدیہ اردو بازار۔ بالمقابل جامع مسجد دہلی۔

ایک روپیہ سے کم

قیمت کی فرمائش کی تعمیل بذریعہ وی پی نہیں کیجاتی کیونکہ اس پر کم از کم پانچ آنہ وی پی صرف ہوتے ہیں جو واپسی کی صورت میں موجب نقصان ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنی فرمائش بھیجتے وقت یا تو ایک آنہ والے ٹکٹ بھیجدیا کریں یا انڈین پوسٹل آرڈر ڈاک خانہ سے لیکر بذریعہ لفافہ ارسال کر دیا کریں

(منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

خط وکتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔

متفرقات

شکریہ و شکوی | ماہ مئی میں جن اہل حدیث بہی خواہ حضرات نے اخبار اہلحدیث کے لئے محنت و جانفشانی سے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے از حد مشکور ہیں۔ ان کے اسماء گرامی آئندہ ہفتہ شائع کئے جائیں گے انشاء اللہ! دیگر ناظرین سے عموماً اور معاونین کرام سے خصوصاً امید ہے کہ وہ بھی ماہ جون میں اپنی ہمدردی و بہی خواہی کا کما حقہ ثبوت دیکر ادارہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

اس کے ساتھ ان کرمفرماؤں سے ایک حد تک شکوی بھی ہے جو ہر ماہ اخبار کے ماہواری وی پی واپس کرکے دفتر کو ناقابل برداشت محصول ڈاک کا زیر بار کرتے ہیں۔ اسی لئے قیمت اخبار ختم ہونے کی اطلاع دیکر ہر دفعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ درصورت مہلت طلبی یا انکار دفتر کو اطلاع ضرور کردیا کریں ورنہ وی پی ضرور وصول کرلیا کریں۔ مگر باوجود ان تمام امور کے واضح کردینے کے پھر بھی بعض حضرات شکائت کا موقع دیتے ہیں۔

یہ چند سطور بادل ناخواستہ لکھنے کے بعد امید کی جاتی ہے کہ آئندہ ہمیں ناظرین کی شکائت پیش کرنے کا موقع نہیں دیا جائیگا۔ (منیجر)

مضامین آمدہ | حکیم گل حسین شاہ صاحب۔ مولوی محمد جانباز خان صاحب۔

غیر مقبولہ | آریوں کی مغالطہ دہی۔ مسیح کی وفات انجیل سے ثابت نہیں۔ خاکسار تحریک۔ نزول بارش۔ مرزائی مذہب کی دورنگی۔ مرزا صاحب ہندو تھے یا مسلم؟ کیا فرقہ ناجیہ بریلویہ ہے۔ مقلد دائرہ تقلید میں رہے کوٹلوی کی ذہانت و نقاہت۔ کیا حضرت عیسے خدا کے فرزند تھے؟

تصحیح پتہ | اہلحدیث ۱۲- مئی ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۳ کالم اول کتاب "سیرت سید احمد شہید" کا پتہ غلط شائع ہوگیا ہے۔ ایم معین الدین صاحب کتاب خانہ محمد علی لین لکھنؤ یا دائرہ حضرت شاہ علم اللہ تکیہ کلاں رائے بریلی سید ابوالحسن صاحب (مصنف) سے طلب کریں۔

یاد رفتگاں | میرا لڑکا محمد ایوب بعمر پندرہ سال بعارضہ تپ دق فوت ہوگیا۔ انا للہ! (صوبیدار ڈاکٹر محمد حسن از پسرور) (۲) میرا گیارہ ماہ کا لڑکا فوت ہوگیا۔ انا للہ! قبل ازیں دو لڑکے صغر سنی میں ہی فوت ہوچکے ہیں۔ (عبد الغفور خیاط از امرتسر) (۳) مولوی محمد عبد الکریم صاحب ٹیچر بی۔ ایم۔ بی سکول اودیا گیر ضلع نلور مدراس جو پکے اہل حدیث اور مبلغ

غرباء کا بھی خیال رہے

"اہلحدیث" کی کسی سابقہ اشاعت میں اہل خیر حضرات کو غریب فنڈ کی امداد پر توجہ دلائی تھی مگر افسوس ہے کہ آج تک کوئی رقم نہیں آئی۔ اس کے برعکس کئی سائلین کے داخلے بذریعہ منی آرڈر آئے جو بسبب عدم گنجائش واپس کرنے پڑے کیا ہم اہل خیر حضرات و دیگر ناظرین سے امید رکھیں کہ اس فنڈ کی امداد فرماکر غرباء کی دلی دعائیں لیں گے۔ (منیجر اہلحدیث)

توحید و سنت تھے۔ حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کرگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ (راقم کے۔ سی۔ گل محمد از اودیا گیر۔ مدراس)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور دعا مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم۔

لاہور میں | ۲۰- مئی کو محمدیہ ایسوسی ایشن نے بتقریب وفات مرزا قادیانی جلسہ کیا۔ حاضری ہزاروں تھی۔ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے آخری فیصلہ پر اور مولوی لال حسین اختر نے کذبات مرزا پر بڑی وسیع تقریریں فرمائیں۔ (نامہ نگار)

خانگی حالت | گذشتہ ہفتہ مولانا ابوالوفاء صاحب برض وجع الورک بیمار رہے۔ اور میاں عطاء اللہ صاحب منیجر ثنائی برقی پریس وجع الرکبہ میں مبتلا رہے ہیں اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔ (منیجر اہلحدیث)

تبلیغی جلسہ | ۳۰- مئی کو موضع ککا کڑیالہ تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر میں اہل گاؤں نے تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مولوی حافظ اسماعیل صاحب ترنتارنی، مولوی محمد یحییٰ صاحب ہاتی پوری اور حافظ ابراہیم صاحب نے توحید و سنت پر تقریریں کیں۔ (راقم محمد اسماعیل سیکرٹری انجمن تبلیغ القرآن والحدیث)

کوئی صاحب خیر توجہ فرمائیں | خاکسار کو مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی تازہ ترین تصنیف تفسیر بالرائے کے مطالعہ کا از حد شوق ہے۔ مجھ قیمتاً خرید نہیں سکتا کوئی صاحب خیر مجھے للہ خرید دیں۔ (ابو نعیم محمد عبد الرحیم متعلم جامع مسجد مغل حسن خان ڈاکخانہ میانوالی قریشیاں براستہ رحیم یار خان بہاولپور)

بے انصافی کا انصاف | چند سال ہوئے لاہور سے ایک کتاب موسومہ "خون کے پیاسے" شائع ہوئی تھی۔ جس میں بناوٹی اور جھوٹے پیروں اور صوفیوں کے کارنامے درج تھے۔ کتاب ہذا (بے انصافی کا انصاف) میں ایسے طبقہ کے کارناموں کا ذکر کیا ہے جو انصاف کے مدعی ہوکر انصاف کے نام پر طرح طرح کی بے انصافیاں کرتے ہیں۔ تمام کتاب ناول کے طور پر لکھی گئی ہے بڑی دلچسپ اور مفید ہے۔ قیمت عہ (ایک روپیہ) پتہ:- پنڈت دیودت شرما بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل امرتسر۔

فتوحی فنڈ | سے برائے غریب فنڈ عہ

حساب دوستاں | جو گذشتہ پرچہ میں شائع کیا گیا ہے۔ ناظرین کرام اسے ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیں۔

جنازہ غائب | حافظ عبد الغفار صاحب خیری دہلوی کا جنازہ غائب آج بعد نماز جمعہ انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبد القیوم عاصی)

ﷺ اصل قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۲/ (منیجر اہلحدیث)

ahmadmuslim.de

ملکی مطلع

ملک میں عام تکلیف شدید

قابل توجہ گورنمنٹ

ہمارا ملک ہندوستان بھی عجیب محل حوادث ہے کہ آئے دن اس میں ایسی تکالیف پیدا ہوتی ہیں جن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ روپیہ کے سکہ کے متعلق تکلیف آج کل شدت کو پہنچ گئی ہے۔ ہم اس تکلیف کا اندازہ الفاظ میں بیان نہیں کر سکتے۔

آہ! اس وقت ہمارا دل پھٹنے کو ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ غریب مزدور تین چار روز محنت کرکے ایک روپیہ وصول کرتا ہے۔ جس کو وہ اپنے علم کے مطابق خوب ٹھونک بجا کر لیتا ہے۔ بلکہ ایک دو شخصوں کو دکھا بھی لیتا ہے۔ اس کے باوجود جب وہ بازار سے سودا لینے جاتا ہے تو دکاندار روپیہ واپس کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ روپیہ جعلی ہے، یا اس میں فلاں فلاں نقص ہیں۔ آہ! اسکی شام کیسی سیاہ شام ہوتی ہے کہ گھر والے آٹھ پہر کے فاقے کے بعد آٹے کی آمد کے منتظر ہیں۔ ادھر روپیہ ہے کہ چلتا ہی نہیں۔ معاصر "دور جدید" لاہور نے اس کے متعلق ایک درد بھرا مفصل نوٹ لکھا ہے، جس کا ضروری حصہ ہم ذیل میں بطور تصدیق درج کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں:۔

"ہندوستان میں گذشتہ چند سالوں سے جعلی سکوں کے چلن میں غیر معمولی زیادتی ہونے کی وجہ سے عام پبلک کو جس انتہائی تکلیف اور دقت کا سامنا کرنا پڑ گیا ہے۔ اُس کا تجربہ اس ملک میں بسنے والے قریباً ہر شخص کو ہے پنجاب کے بازاروں خصوصاً دیہات میں تو یہ حالت ہے کہ اگر آپ کی جیب میں صرف ایک روپیہ ہو۔ اور آپ دکان سے کوئی سودا خریدنے جائیں۔ یا ڈاکخانے سے پوسٹ کارڈ لینا چاہیں۔ یا ریلوے اسٹیشن سے ٹکٹ خریدنے کی خواہش کریں۔ تو سو میں سے نوے فیصدی آپ کو یہی امید رکھنی چاہئے کہ آپ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکیں گے اور آپ کا روپیہ آپ کو کھوٹہ یا ہلکا یا مشکوک یا جعلی قرار دیکر واپس کر دیا جائیگا۔ اور اب یہ شک یہاں تک بڑھ چکا ہے کہ اس نے لوگوں کے دماغ پر قابو پاکر زر نقد کے پرکھنے کے متعلق عقل یا دیں یا سمجھ کی تمام صفات کو زائل کر دیا ہے۔ اور یہ بالکل صحیح واقعہ ہے کہ ایک دکاندار بالکل صحیح اور درست روپیہ کو کھوٹا کہہ کر واپس کر دیگا۔ اور دوسرا روپیہ جو کھرا نہ ہوگا درست سمجھ کر لے لے گا۔ بلکہ بعض لوگوں کا وہم یہاں تک بڑھا ہوا ہے کہ وہ پہلا روپیہ تو ضرور واپس کرینگے اور اگر اس کے دینے پر اصرار کیا جائے تو وہ یہ منت کہے گا کہ جناب روپیہ بیشک کھرا ہے۔ لیکن آپ اسے بدل ہی دیں۔ ایسی مثالوں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ گورنمنٹ سکوں کے متعلق لوگوں کا وہم کس حد تک بڑھ چکا ہے۔

لیکن اس میں دکانداروں اور تمام لوگوں کا کیا قصور۔ جبکہ جعلی سکوں کا چلن اس قدر ہو گیا ہے کہ اچھے بھلے سکے پر خواہ مخواہ شک پڑتا ہے کہ جعلی ہی نہ ہو۔ کیونکہ عام طور پر غیر صحیح سکوں کے ہاتھ میں آتے رہنے سے ہر سکے کے متعلق یہ گمان بالکل قدرتی ہے کہ شاید یہ بھی جعلی ہو۔ جس طرح شہروں میں غیر خالص یا بناوٹی گھی کے عام چلن کے باعث اب خالص اور غیر خالص گھی کی پہچان اڑ گئی ہے۔ اور شہروں میں بسنے والے لوگ بالعموم یہ تمیز نہیں کر سکتے کہ خالص کون سا ہے اور غیر خالص کون سا۔ اسی طرح نقد سکوں اور خصوصاً روپوں کے متعلق لوگوں کی پہچان اڑتی جا رہی ہے۔ اور عام لوگ وثوق کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ صحیح روپیہ کون سا ہے اور غیر صحیح کونسا جعلی سکوں کے چلن کی یہ کثرت خود حکومت کی رپورٹ سے ثابت ہے۔ چنانچہ حکومت نے اس بارے میں جو اعداد وشمار شائع کئے ہیں۔ اُن سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت کے علم میں سال ۱۹۳۵-۳۶ء کے اندر جعلی روپوں کی تعداد چلن میں تھی۔ سال ۱۹۳۶-۳۷ء کے دوران میں یہ تعداد دوگنی ہو گئی۔ اور کھوٹے روپوں کے عام چلن سے اندازہ ہوتا ہے کہ سال ۱۹۳۸-۳۹ء میں یہ تعداد دوگنی سے چوگنی ہو گئی ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی اگر ان روپوں کی تعداد کو شامل کر لیا جائے جو خود گورنمنٹ ٹکسال کے کسی سقم کی وجہ سے کسی نہ کسی حیثیت سے غیر صحیح نکلے ہیں۔ یا اچھی طرح آواز نہیں دیتے۔ تو ان روپوں کی تعداد جو بازار میں نہیں چلتے اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور اس سے پبلک کی دقت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

الغرض جعلی سکوں کا چلن عام ہو گیا ہے کہ حکومت کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہایت مستعدی اور احساس فرض کے ساتھ اس امر کی طرف متوجہ ہو۔ ورنہ خدشہ ہے کہ کم از کم روپوں کے متعلق تھوڑے ہی عرصے میں لوگوں کا اعتبار اُڑ جائیگا۔"

(دور جدید لاہور۔ ۲۲۔ مئی ۱۹۳۹ء)

گداگری بھی موجب تکلیف شدید ہو رہی ہے

قابل توجہ گورنمنٹ عالیہ

اسلام ہاں خدا کے سچے دین اسلام نے کیسے کیسے پاکیزہ انتظامات کئے۔ گداگری جو آج کل ہندوستان میں ایک بلائے عظیم بن کر نازل ہو گئی ہے۔ اسلام نے اس کا تو نام ونشان بھی نہیں چھوڑا تھا۔ آج بھی متمدن ملکوں (انگلستان وغیرہ) میں گداگری بطور پیشہ کے ممنوع ہے۔ وائے! بدبخت ہندوستان کہ اس کی مردم شماری کے کاغذات میں جائز پیشوں کی فہرست میں ایک پیشہ گداگری بھی لکھا۔ معزز معاصر "انقلاب" لاہور نے اس کے متعلق ایک نوٹ لکھا ہے

اخبار درج ذیل ہے:-

لاہور میں گداگروں کی کثرت

بھک منگوں اور گداگروں کی کثرت روز بروز نہایت تکلیف دہ ثابت ہو رہی ہے۔ یہ لوگ چلتے پھرتے شرفا کے لئے قضائے مبرم کا حکم رکھتے ہیں۔ آپ تانگے میں سوار ہوں تو تانگے کے پیچھے بھاگتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ موٹر میں سوار ہوں تو جہاں آپ کسی کام کے لئے رکے دونوں طرف سے گداگروں نے گھیر لیا۔ غرض ان لوگوں نے زندگی عذاب بنا رکھی ہے۔ بارہا کوشش کی گئی کہ گداگری کے خلاف ایک قانون نافذ ہو جائے۔ لیکن یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی۔ کیونکہ نہ حکومت کے پاس اتنا سرمایہ ہے۔ نہ بلدیات کے پاس کہ تمام معذور اور اپاہج گداگروں کے لئے محتاج خانے کھول دیں۔ اور تندرست اور جوان بھکاریوں کو روزگار سے لگا سکیں۔ لیکن بہرحال گداگری کی حوصلہ شکنی کے لئے پولیس کبھی کبھی حرکت میں آجاتی ہے۔ اور گداگروں کو پکڑ کر عدالت سے ان کو جرمانہ کی سزا دلا دیتی ہے۔

پچھلے دنوں لاہور پولیس نے تقریباً ایک ہزار گداگروں کو گرفتار کر لیا۔ جو گلی کوچوں میں لوگوں کی دقت کا باعث بن رہے تھے۔ پولیس دن بھر انعام دھند گداگروں کی گرفتاری میں مصروف رہی۔ لیکن جب انہیں عدالت میں پیش کیا گیا تو وہاں سے پانچ پانچ روپے جرمانہ ہوا۔ معلوم ہوا ہے کہ صرف تین فیصدی گداگروں نے یہ جرمانہ ادا کیا۔ باقی افراد نے معذوری ظاہر کی۔ اور کہا کہ آج کل ہمارا کاروبار بہت مندا ہے۔ اب گداگری میں وہ مزے نہیں رہے جو کبھی ہوا کرتے تھے۔ ایک تو بے شمار اشخاص نے یہ پیشہ اختیار کر لیا ہے۔ دوسرے عام تجارتی کساد بازاری۔ تیسرے مقابلہ۔ دن بھر آوارہ پھرنے کے بعد چونی بھی تو نہیں ملتی۔

گداگروں کی روزانہ آمدنی کچھ بھی ہو۔ بہرحال ارباب حکومت اور اہل فکر حضرات کو ان حالات پر غور فرما کر ایک قانون نافذ کرانا چاہئے۔ تاکہ لاہور کو اس مصیبت سے نجات مل جائے"۔

(انقلاب۔ لاہور ۲۴ مئی ۱۹۳۹ء)

اہلحدیث معاصر موصوف نے لاہور کا نام لے کر اس تکلیف کو مخصوص بتایا ہے۔ حالانکہ یہ تکلیف لاہور سے مخصوص نہیں ہے۔ تمام شہروں میں یہی حال ہے۔ حتیٰ کہ ان گداگروں سے مسجدوں کے نمازی بھی نہیں چھوٹتے۔ ہر روز شام کے وقت مسجدوں میں متعدد گداگر آواز دیتے ہیں کہ میں مسافر ہوں مجھے روٹی کھلائیے، کپڑا پاس نہیں، نماز پڑھنے کے لئے کوئی نیا یا پرانا کپڑا دیجئے۔

معاصر موصوف نے پولیس کا جو مواخذہ ذکر کیا ہے یہ محض سوال کرنے پر نہیں ہے بلکہ الحاح اور زبردستی کرنے پر ہے۔ کیونکہ سوال کرنے سے ممانعت کا کوئی قانون نہیں ہے۔ چنانچہ معاصر موصوف کو بھی اس کا گلہ ہے۔ اس لئے مرکزی اسمبلی کو اس پر خاص توجہ کرنی چاہئے۔ صوبجاتی اسمبلی بھی اگر انتظام کر سکے تو اس کی مہربانی ہے۔ بشرطیکہ انہیں آپس کی لڑائی سے فرصت ملے۔

عازمان حج کے لئے ضروری اطلاع

(از پنجاب پراونشل حج کمیٹی لاہور)

گورنمنٹ ہند نے رسالہ "ہندوستانی حاجیوں کے لئے مفید ہدایات" کے پیرگراف ۱۰ کے فقرہ اول میں ترمیم کرا دی ہے۔ جس کی رو سے عازمان حج کو حسب ذیل مشورہ دیا گیا ہے:-

"عازمان حج کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ جس جہاز میں سفر کرنا چاہتے ہوں۔ اس میں اپنے گھروں سے روانہ ہونے سے پیشتر اپنے لئے جگہ محفوظ کرا لیں اس کا انتظام جہاز ران کمپنی کے ساتھ بذات خود خط و کتابت کر کے یا پراونشل حج کمیٹی یا اس کی مقرر کردہ کسی ضلع وار جماعت یا شخص کی معرفت کیا جا سکتا ہے۔ حجاج کو خاص طور پر متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے ذریعہ ٹکٹ نہ خریدیں جو یہ کہتا ہو کہ میں فلاں جہاز ران کمپنی کا ایجنٹ ہوں۔ جب تک پراونشل یا پورٹ حج کمیٹی سے یہ دریافت نہ کر لیں کہ وہ شخص فی الواقع کمپنی مذکور کا ایجنٹ ہے"

سرکاری اعلان

ریاست حیدرآباد کے خلاف آریہ ستیہ گرہ کے معاونین اور مخالفین کے مابین پنجاب کے اخباروں میں جو تحریری جنگ چھڑی ہوئی ہے اس سے اس صوبہ کی مختلف جماعتوں کے باہمی جذبات پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اس تحریک کے متعلق پروپگنڈا اور جوابی پروپگنڈا سے احساسات میں جو کشاکش پیدا ہو گئی ہے۔ اسکی وجہ سے ملک کے مختلف حصوں کے امن میں خلل واقع ہو گیا ہے۔ پنجاب بھی ایسے افسوسناک واقعات سے بچا نہیں رہا۔ خطرہ ہے کہ اگر اس سلسلہ میں پروپگنڈا کا سدباب نہ کیا گیا تو پنجاب میں صورتِ حالات اور بھی خراب ہو جائیگی اور جیسا کہ بعض صورتوں میں دوسری مقامی حکومتوں کے لئے ضروری ہو گیا۔ حکومت پنجاب کو بھی اخبارات اور پروپگنڈا کی دوسری ایجنسیوں کے خلاف قانونی کاروائی اختیار کرنا پڑیگی۔

پریس کے خلاف قانونی کاروائی کی ضرورت اور صوبہ کے امن کو جو یہ خدشہ لاحق ہو گیا ہے۔ قدرتی طور پر حکومت پنجاب اسے دور کرنے کی خواہاں ہے لہٰذا وہ صوبہ کے تمام اخباروں سے خلوص دل کے ساتھ اپیل کرتی ہے کہ انہیں اس تحریک کے متعلق خبریں چھاپنے اور رائے زنی کرنے کے معاملہ میں خود بخود احتراز کرنا چاہئے۔

لاہور ۲۷۔ مئی ۱۹۳۹ء۔ ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

ہندوستان کا دور جدید اور مسلمانوں کا مستقبل
ایک انگریزی کتاب کا اردو ترجمہ۔ پڑھنے کے قابل ہے قیمت ایک روپیہ۔ پتہ:- منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورنٹیل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگِ بنیاد رکھتے ہیں۔

دیر نہ کریں

بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خرید یں

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ

ہیڈ آفس بمبئی قائم شدہ ۱۸۷۴ء

سردار دولت سنگھ بی۔ اے۔ برانچ سیکرٹری اورنٹیل لائف آفس ہال بازار امرتسر کو لکھئے

(۶۰۷)

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم

کے

رسالہ اشاعۃ السنہ کا فائل

مولانا مرحوم کے رسالہ "اشاعۃ السنۃ" کے بہت سے فائل ہمارے پاس موجود ہیں۔ جن اصحاب کو اس رسالہ کے جس پرچہ کی ضرورت ہو۔ اس کا نمبر اور جلد کا نمبر بھیج کر منگا لیں۔ بعض جلدیں بارہ نمبری اور بعض اس سے کم نمبروں کی ہیں۔ اور ہر جلد مضمون کے لحاظ سے ایک کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہر جلد کی قیمت ۲ر فی نمبر کے حساب سے ہوگی۔ علاوہ محصول ڈاک

عصاء موسیٰ

مصنفہ مولانا الٰہی بخش صاحب مرحوم

مصنف موصوف شروع شروع میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رفیق کار تھے۔ جس وقت مرزا آنجہانی نے امام وقت مجدد اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو مصنف موصوف مرزا سے علیحدہ ہو گئے اور اسکے دعاوی جو جھوٹ۔ فریب اور دھوکہ پر تھے۔ ان کو واضح کرنے کے لئے یہ کتاب لکھی۔ تردید مرزائیت کیلئے یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ تقطیع بڑی ضخامت ۴۰۴ صفحات۔ قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ۔ عبدالعزیز تاجر کتب کشمیری بازار۔ لاہور (پنجاب)

مفت

قوت رجولیت کی لاجواب گولیاں اور کتاب "خورت" محصول ڈاک کے لئے ڈیڑھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیے۔ (منگوانے کا پتہ)

منیجر دارالکتب اینڈ دواخانہ ہمدرد وطن فتح آباد۔ ضلع حصار (پنجاب)

آل انڈیا نمائشوں میں انعام حاصل کرنے والی

فلیویا امساک رجسٹرڈ

رجسٹری وامتحان شدہ گورنمنٹ انڈیا۔ ایک گولی سے خواہ بوڑھا ہو یا جوان تقضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ وقت ضرورت سے پانچ منٹ پیشتر کھائیں۔ ناقابل برداشت طاقت۔ بے حد چمک ہے۔ سرعت۔ احتلام۔ جریان کی دشمن۔ ۳۲ گولیاں پیکٹ ۲ر

پتہ۔ فلیویا کیمیکل ورکس ۲۸ فریدکوٹ (پنجاب)

ہر قسم کی چھپائی ولکھائی

کے لئے ثنائی برقی پریس ہال بازار میں آرڈر دیجئے۔ کیونکہ اس پریس میں لکھائی وچھپائی کا کام گاہک کے حسب منشا اور بازار سے ارزاں کیا جاتا ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

مومیائی ۸/ے

مصدقہ علمائے اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث"
علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔
خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی
سل ودق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع
کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا
کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے
دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے.... کے بعد استعمال
کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا
اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی
کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے
بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو
عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی
ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت
فی چھٹانک ۸/۔ آدھ پاؤ ۱۴/۔ پاؤ بھر ۱/۱۲ مع محصولڈاک
تا ایک سیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اپنی بربہا سے ایک (۶۰۸)
پاؤ کی قیمت معہ محصولڈاک ۱۲/ پیشگی بذریعہ منی آرڈر نہ ہی
ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ شہادتیں

جناب عبدالستار صاحب بمبئی۔ "دو مرتبہ میں نے چار
چھٹانک مومیائی منگایا تھا بے حد مفید پایا۔ ایک چھٹانک
پیر محمد صاحب کے نام ارسال فرمائیں۔"
جناب حکیم احمد میاں عبداللہ میاں کھبے "چار پانچ دفعہ
آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکا ہوں بہت قابل تعریف
پایا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔" (۹ مئی)
جناب مولوی گلزار احمد صاحب شاہزادپور۔
متعدد مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ آپ کی مومیائی میں
مسیحائی اثر ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ ایسی کم قیمت
ہو کر یہ دوا جو اثر رکھتی ہے یہ صرف خدا کی مہربانی ہے
(۱۵ مئی ۱۹۳۹ء) (ملنے کا پتہ)
حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت سردار گنڈا سنگھ صاحب بیدی سب جج
بہادر درجہ سوئم مقام پھلور
نمبر مقدمہ ۳۳۷ بابت ۱۹۳۹ء

رتن سنگھ ولد مہندر سنگھ ذات جٹ ساکن اندکہ
کلاں۔ تحصیل پھلور۔ مدعی۔
بنام غونث۔ بابو۔ نشی۔ نتھو پسران کانہاں
فتح خان ولد محمد ذات راجپوت سکنائے رانگڑیاں
تحصیل پھلور۔ مدعاعلیہم۔

دعوے استقرار حق اراضی

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان غونث وغیرہ
مدعاعلیہم مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے
ہیں اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غونث
وغیرہ مدعاعلیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہم
مذکوران تاریخ ۱۳ جون ۱۹۳۹ء کو مقام پھلور
حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی
یک طرفہ عمل میں آویگی۔
آج بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۳۹ء کو بدستخط میرے
اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔
دستخط حاکم (مہر عدالت)

تندرستی ہزار نعمت ہے

اگر آپ تندرست رہنا چاہتے ہیں تو اپنے معدے
کا علاج کریں۔ ہماری تیار کردہ دوائی "اکسیر ہاضمہ"
کے استعمال سے معدہ کی تمام بیماریاں کافور ہو جاتی
ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ ۸/۔ محصول ڈاک ۲/۔ نمونہ ۱/
پتہ:۔ منیجر اکسیر ہاضمہ ایجنسی۔ لاہوری گیٹ امرتسر

حبیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

تمام امراض کا بیان۔ تشخیص علاج۔ خواص الادویہ
ولغات بھی دی گئی ہے۔ ہر وقت اپنے پاس رکھ
سکتے ہیں۔ مجلد۔ قیمت صرف ۱۲/۔ محصول ڈاک ۲/
پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت چوہدری محمد علی صاحب بی۔ اے۔ ایل۔
ایل۔ بی۔ سب جج بہادر درجہ سوئم بٹالہ
نمبر مقدمہ ۳۹۲ ۱۹۳۹ء

خیراتی رام ولد رام رتن ذات کھتری سکنہ بٹالہ
بنام لیکھو رام۔

دعوے۔ /۹۰ روپے

بنام گیان چند ولد انبالیہ مل ذات کھتری پیشہ حلوائی
امرتسر شہر۔ بیرون دروازہ رام باغ مندر باوا جیون ناتھ
جوگی۔ متصل گرجا گھر

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گیان چند مذکور
تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش
ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعاعلیہ مذکور جاری
کیا جاتا ہے کہ اگر مدعاعلیہ مذکور تاریخ ۲۰ جون
۱۹۳۹ء کو مقام بٹالہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں
ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔
آج بتاریخ ۵/۲۰/۳۹ بدستخط میرے اور مہر عدالت
کے جاری ہوا۔
دستخط حاکم (مہر عدالت)

تمام دنیا میں بے مثل ۴/ ۱

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
تمام دنیا میں بینظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے
فی جلد ۱۲/
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث
میں شائع ہو رہی ہے
پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
حافظ محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ahmadimuslim.de

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کے علمی جواہر ریزے

تفسیر واضح البیان
اُردو ۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے ۔ اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے ۔ گویا قرآنی معارف کو اعلیٰ پیرایہ میں فاضلانہ طریق پر بیان کیا ہے ۔ اس کو پڑھ کر آپ نہائت خوش ہونگے ۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ، سائز ۲۰×۳۰/۸ ۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات ۔ قیمت بے جلد ۳/ ۔ مجلد ۳/ ۔

تبویب القرآن
مصنفہ مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم
ہر صفحہ کے دو کالم ہیں ۔ ایک میں قرآن مجید کی آیات ہیں اور دوسرے میں ان کا ترجمہ مندرج ہے اور نیچے تفسیر وحیدی کے حواشی درج ہیں ۔ تمام کتاب کو چار فصلوں میں تقسیم کیا گیا ہے :۔
(۱) اعتقادیات ۔ (۲) فقہ القرآن ۔ (۳) قصص القرآن ۔ (۴) المتفرقات ۔
ہر ایک فصل میں کئی باب ہیں ۔ ہر باب میں ایک مسئلہ زیر بحث ہے ۔ ضخامت ۷۰۰ صفحات کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ ۔ قیمت للعہ/

تفسیر فاتحۃ الکتاب
مصنفہ مولوی محمد یوسف صاحب جے پوری ۔ یہ تفسیر لباب التاویل کا ایک حصہ ہے جو مضامین عقلیہ و نقلیہ کے اعتبار سے مجمع البحرین ہے ۔ علاوہ ذاتی استنباط کے ۵۰ کتب کی عبارات سے مرتب کی گئی ہے ۔ قیمت ۱/

تفسیر محمدی
مصنفہ مولانا محمد صاحب لکھوی پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی ۔ اس کے چند بیتوں میں ترجمہ کیا ہے بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہائت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے ۔ قیمت جلد اول ۱۲/۱ ۔ جلد دوم ۸/ ۔ جلد سوم ۶/ ۔ جلد چہارم ۱۲/ ۔ جلد پنجم ۱۲/۱ ۔ جلد ششم ۶/ ۔ جلد ہفتم ۱۲/۱ ۔

اکرام محمدی
(پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی ۔
اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں ۔ ضخامت ۵۷۲ صفحات ۔ قیمت ۸/

تفسیر موضح القرآن
مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب
اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی ۔ قابل دید ہے ۔ قیمت ۴/

تخریج ہدایہ عسقلانی
فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں ۔ اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے ۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی ۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ ۔ قیمت ۱۲/

مشکوٰۃ شریف عربی
فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے ضرور منگوا رکھیں ۔ ہر مسلمان کے پاس چاہیئے ۔ مطبع مجتبائی کان پور قیمت للعہ/ مطبوعہ دہلی ۵/

مشکوٰۃ شریف غزنوی
اردو ترجمہ بین السطور ہے ۔ حاشیہ پر معتبر مضامین جو اہلسنت والجماعت کے مذہب کے مطابق ہیں ۔ درج ہیں ۔ چار جلدوں میں ہے ۔ کاغذ، کتابت، طباعت اعلےٰ ۔ باوجود یکہ قیمت صرف ۸/

جامع الترمذی
(عربی) یہ کتاب نہ صرف صحاح ستہ ہی میں شمار ہے بلکہ درس میں بھی داخل ہے ۔ فہرست ابواب و رسالہ اصول حدیث و شمائل و نفع قوت مغتذی و حاشیہ جدید کے ساتھ طبع ہوئی ہے ۔ قیمت ۵/

مظاہر حق
یہ مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ ہے ۔ جو مولوی محمد قطب الدین خان صاحب مرحوم محدث دہلوی نے کیا ہے ۔ اور ہر ایک حدیث کے معنی اور مطالب کو خوب اچھی طرح سے واضح اور مدلل بیان کر کے حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مہاجر مکی کی نظر سے گذرا ہے ۔ کتاب ھذا کی چار بڑی ضخیم جلدیں ہیں ۔ قیمت ۲۰/

تجرید البخاری
(مجلد) اس میں صحیح بخاری کی تمام حدیثیں بحذف مکررات جمع کر دی گئی ہیں ۔ کتاب ہذا کے صفحات کے دو کالم کئے گئے ہیں ۔ ایک کالم میں عربی عبارت مع اعراب کے دی گئی ہے اور دوسرے کالم میں بالمقابل اسکا ترجمہ سلیس اُردو زبان میں دیا گیا ہے ۔ بہت مقبول ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ۔ قیمت ۵/

حزب الاعظم
از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اُردو حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اُردو ۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ ۔ قیمت ۱۰/

حزب المقبول
قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ ۔ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے ۔ مترجم ہے ۔ اس کا ہر اہل حدیث گھر میں رہنا نہائت ضروری ہے ۔ قیمت ۱۲/

نوٹ :۔ محصول ڈاک مندرجہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا ۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں ۔

ملنے کا پتہ :۔ **مینجر اہلحدیث امرتسر**

ahmadimuslim.de

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

اس نئی اور اچھوتی کتاب میں تمام امراض کا بیان - تشخیص علاج مفصل درج ہیں - خواص ملاوہ ... ولغات بھی دی گئی ہے - تاکہ انگریزی دوائیوں کے اردو معنی بھی معلوم ہوسکیں - ہروقت اپنے پاس رکھ سکتے ہیں - نسخہ جات مجرب اور سو فیصدی مفید ثابت ہوئے ہیں - کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ - پاکٹ سائز - مجلد پارچہ و مطلا - باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲

کنز المجربات

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑی - مؤلف نے اس میں وہی مجربات و سنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو

کنز المرکبات

اس کتاب میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو کنز المجربات میں اندراج سے رہ گئے تھے - اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلاء، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات، اور عرق شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں - ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں - یہ کتاب شائقین اور طبیب حضرات کو بہت مفید ہے - ضخامت ۴۰۰ صفحات - قیمت ۲/

عالی حوصلگی سے وہ اسراری اور صدری نسخے جن کے اخفا میں شائقین سعی بلیغ کو کام میں لاتے تھے - بلا بخل شائع کر کے اپنی فیاضی کا پورا ثبوت دے کر دنیا کو مرہون منت کر لیا - جلد اول عہ - جلد دوم عہ

نشاط زندگی

یہ کتاب شائقین حضرات اور نوجوانوں کے لئے لکھی گئی ہے خوش و آرام دہ زندگی بسر کرنے کے طریق - مواصلت کے متعلق خاص ہدایات، ... پیدا کرنے اور طرح طرح کے عجیب و غریب نسخہ جات جو شائقین حضرات کو بہت ... - قیمت عہ

پیٹنٹ ادویات اور ہندوستان

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو - انگریزی - ہندی - گورمکھی - لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ اعلیٰ، رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے - اگر آپ کو کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط اور ... چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ ... نرخ وغیرہ طے کریں۔ خط و کتابت کرنے کا پتہ :-

منیجر ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر

دیہاتی حکیم

نئی تصنیف

یہ ... دیہاتیوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھ کر لکھا گیا ہے - اسمیں تقریباً ایک سو ... امراض کا بیان درج ہے - جس پر چھ سو کے قریب مجربات دیئے گئے ہیں سر سے لیکر پاؤں تک جملہ امراض کی تفصیل اور تشریح کر دیگئی ہے علاج دیسی ادویات سے بتایا ہے جو ہر جگہ باآسانی اور ارزاں مل سکیں - یہ کتاب غریبوں کے لئے ایک نعمت بے بہا ہے - جس کی قدر کرنا ان کا فرض ہوگا - ضرور منگوائیں - لکھائی چھپائی اعلیٰ - قیمت ۱۲/

منگوانے کا پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں - سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے ان کے فائدے بتائے ہیں - پھر ... سے پیدا ہونے والے امراض بتائے ہیں اس کے بعد ہر مرض کا طبی اور ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں اس کے بعد بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں -

قیمت حصہ اول ... - حصہ دوم ۶/

کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں - ... قیمت عہ

تصانیف حکیم حاجی غلام جیلانی صاحب امرتسری

کلید حکمت

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی ہر ... ہدایات درج ہیں - اسی طرح علمی بحث، مرض اور اس کی پیدائش کے اسباب - بعد میں ساڑھے آٹھ سو سے زائد مجرب چٹکلے جو ہر جگہ ہر وقت صرف کوڑیوں میں ... نہایت آسانی سے مہیا ہوسکیں ... درج کئے گئے ہیں - نسخہ جات مجرب ... قیمت ... حصہ اول عہ - حصہ دوم عہ

فرانس، انگلستان اور ہندوستان کی تین صد مشہور پیٹنٹ دواؤں کے بالکل سچے اور اصلی نسخے درج ہیں اگر آپ ... ہیں تو کتاب مذکورہ کی ایک جلد خرید کر دیکھیں اور تجربہ کریں - قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

نوٹ :- محصولڈاک جلد کتب کا بذمہ خریدار ہوگا -

ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اما...